योग विराट दर्शन
श्री योगीराज स्वामी
रामानन्द ब्रह्मचारी

یوگ وراٹ درشن

یعنی

یوگ کے نہایت آسان طریقے سے
گرہست میں رہ کر ہی جیون مُکت
اور ودیہہ مکت ہونیکا سیدھا راستہ

جسکو

شری ۱۰۸ یوگیراج سوامی ویاسانند برہمچاری جی مہاراج

نے سنہ ۱۹۲۳ء میں
دیوان پرنٹنگ ورکس لاہور
میں باہتمام بابو دیوان سنگھ پرنٹر چھپوایا

دیباچہ

یدپی سنسار میں یوگ کے انیک رشی منی پرنیت گرنتھ ہیں اور انیک اِس شاستر کے وکتا بھی ہیں۔ پرنتو یگ کے انوسار کسی نے آج تک سُگم اُپائے یوگ کا نہیں بتلایا۔ یوگا بھلاشی پُرش اور استری سربدا یوگ کی پراپتی کی دُھن میں رہ کر پرانانشت ہو گئے۔ پرنتو یوگ

کا سیدھا اور سُگم راستہ کسی سے نہ مِلا۔ ہمارے شُبھ
کرموں سے **شری ۱۰۸ یوگی راج سوامی**
رامانند برہمچاری جی مہاراج نے رلئے صاحب ٹھاکر
پرشادو سنگھ جی رئیس دہڑھہ اور انیک بھدر پُرشوں
کی پرارتھنا کرنے پر بہت سُگم طریقے جن سے گرہستھ میں
رہ کر بھی استری پُرش دھرم۔ ارتھ۔ کام۔ موکش
حاصل کر سکتے ہیں۔ اس **یوگ وراٹ درشن**
پُستک میں جو انہوں نے اپنے یوگ کے دوارا دیکھا
ہے۔ بتا کر ہم لوگوں کو کرتارتھ کیا ہے۔ اس پُستک
کو آدی سے انت تک پڑھنے سے سارے پدارتھوں کا
نرنیہ اور یوگ کی پراپتی کا آسان طریقہ اور سورگ میں
لے جانے والے کرم اور نرک میں لیجانے والے کرم
اور اُن کے جو پھل ہیں وہ پاٹھکوں کو اپنے آپ
ہی معلوم ہو جاوینگے۔ کسی سے پوچھنے کی ضرورت نہ رہیگی ؂

شری

یوگ وراٹ درشن

جس کی سچدانند روپ مایا سے ایک ایک چھن میں اسنکھیہ
برہمانڈوں کی سرشٹی اتپتی ہوتی جاتی ہے۔ اور اس کی
سچدانند روپ مایا کے لے ہونے سے چھن چھن میں
اسنکھیہ برہمانڈوں کی لینتا ہوتی جاتی ہے۔ ایسے
اکھنڈ شانت بودھ روپ ایشور کو بار بار نمسکار ہے

جے جگدیش۔ ایش پربھو بھنجن ۔ الکھ۔ اگوچر۔ امر۔ نرنجن۔
انتریامی سرو دیاپک ۔ سرو جگت کے ہو پرتپالک۔
اٹل۔ اچل۔ اجر۔ جگ کرتا ۔ جڑ چیتن کے اتپتی کرتا۔
پار برہم۔ پرمیشور۔ سوامی ۔ گھٹ گھٹ دیاپک انتریامی
نرگن سگن کے روپ انیتا ۔ بھگتی دان کرو بھگونتا۔
رام انند ہو درشن دیجے ۔ یوگ وراٹ کی رچنا لیجے۔

دوہرا

یوگ وراٹ ورشن رچا۔ کرے جگت کلیان
دھرم ارتھ ارموکش دے کام کیو بھگوان

اوشدھی یوگ

اِس پُستک میں جو اوشدھی یوگ ہے۔ وہ سب یوگوں سے اچھا ہے۔ کیونکہ انسان کی عمر تھوڑی ہے۔ اور اوشدھی یوگ سے منش کو چھ مہینے میں ہی کامیابی ہوجاتی ہے۔ اوشدھی کے چار اوپان ہیں۔ پہلے میں ہردے کا اُلٹا کنول سیدھا ہوجاتا ہے۔ دوسرے میں سورگ تک کے حالات دیکھتا ہے۔ تیسرے اوپان میں اپنی عمر کا پتہ ہوجاتا ہے اور چوتھے میں سب شاستر کے بھاو سمجھتا ہے۔ چھ مہینے میں اتنی بات حاصل ہوتی ہے۔ ایسے ہی تین چار دفعہ کرنے سے سارے برھمانڈ کا نرنیہ ہوجاتا ہے۔ اگر اس سے زیادہ کرے تو بہت شکتی ہوجاتی ہے۔ یعنے آکاش گمن چھایا روپ ہونا۔ اپنی اچھا کے انوسار شریر کو بدل لینا اور برہم سروپ میں ہی استھت رہنا۔ اوشدھی کا پہلا

(۱) پہلا انوپان ۴۹ دن کا ہے۔
پہلے انوپان میں ڈیڑھ تولہ اوشدھی ۲ تولہ شہد میں ملا کر کھاوے۔

(۲) دوسرا انوپان ۵۰ دن کا ہے۔
دوسرے انوپان میں ڈیڑھ تولہ اوشدھی دس تولہ گائے کے دودھ میں ملا کر پیئے۔

(۳) تیسرا انوپان ۱۲ دن کا ہے۔
تیسرے انوپان میں ڈیڑھ تولہ اوشدھی پانچ تولہ گائے کے گھی میں ملا کر کھائے۔

(۴) چوتھا انوپان بھی ۱۲ دن کا ہے۔
چوتھے انوپان میں سوا تولہ اوشدھی سرسوں کے تیل میں ملا کر کھاوے۔ تیل حسب ضرورت اس میں ملا لیوے۔

چار انوپانوں میں جو پرہیز کرنا ہے۔ اس کو پورے طور پر کرے۔ اگر کوئی بدپرہیزی کریگا تو اس کا کوئی حصہ شریر کا مارا جائے گا۔ چھ مہینے تک گائے کا دودھ میٹھا ملا کر سیون کرے۔ اگر دودھ پر نہ رہ سکے تو تھوڑے چاول بھی دودھ میں ملا کر کھا لیوے۔ اگر قبضی کی شکایت ہو جاوے تو تھوڑا بادام روغن ملا لیوے اگر طبیعت میں گرمی خشکی معلوم دے تو گائے کا گھی دودھ میں ملا لیوے۔ اور کسی چیز کا سیون نہیں کرنا

اگر کوئی اور چیز کھلائے گا تو وہ اس کے لئے زہر ہے
ابھیاس کال چھ مہینے جتیندری رہے چاہے استری ہو چاہے پرش اگر بدپرہیزی کریگا تو بھرشٹ ہو جائیگا اس لئے ایک تو جتیندری ہو۔ دوسرے نشے والی کوئی چیز استعمال کرنے والا نہ ہو۔ تیسرے لدتاگی نہ ہو۔ چوتھے تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد کھانیوالا نہ ہو۔ پانچواں۔ چنچل چت یعنے کرودھی نہ ہو۔ چھٹواں بہت سونے والا نہ ہو۔ پچیس سال کی عمر سے لیکر ساٹھ سال کی عمر تک کر سکتا ہے۔ یعنے جب تک کہ اس میں سیدھا بیٹھنے کی شکتی ہو تب تک کر سکتا ہے۔ یوگ کسی قسم کی پابندی میں نہیں ہے۔ جو ایشور کا سچا بھگت ہو وہ کر سکتا ہے۔

یہ ابھیاس چھ مہینے سردی میں ہی کر سکتا ہے۔ گرمیوں میں نہیں ہو سکتا۔ شروع ابھیاس میں جس وقت مکان کے اندر داخل ہو اچھا مہورت دیکھکر اور ہون و پوجن کرکے داخل ہو۔ تاکہ چھ مہینے تک نروگتا رہے پراتا کال پوتر ہو اور شدھی کرکے آسن پر پدم آسن لگا کر بیٹھے۔ بدن کو بالکل سیدھا رکھے یعنے سر اور گردن سیدھا رکھے۔ دونوں ہاتھ دونوں گوڈوں پر چاہے سیدھے رکھے چاہے الٹے رکھے جس سے اس کے بدن کو حرکت نہ ہو۔ ایسے بیٹھکر شریر کیساتھ اونکار کا اوچارن کرے

اگر اوچارن کرنے سے برتی تھک جاوے تو ہردے میں سورج روپ آتما کا دھیان کرے۔ دھیان کے سمے اگر نیتر کھولنے کی ضرورت پڑے تو ناسکا کے اگربھاگ کو دیکھے جب نیتر تھک جاویں تو پھر نیتر بند کرکے ہردے میں دھیان کرے۔ جب برتی دھیان سے اکھڑ جاوے تو پھر اونکار کا اوچارن کرے۔ ایسے ہی الٹ پلٹ چالیس دن تک کرتا رہے۔ چالیس دن تک من نہیں لگے گا۔ کئی قسموں کے خیالات پیدا ہوتے رہینگے۔ شاید کچھ ہو یا نہ ہو۔ چالیس دن کے بعد پچاس دن کے اندر ہردے کا الٹا کنول سیدھا ہو جائیگا۔ جب الٹا کنول سیدھا ہونے لگے گا تو ایک دن شریر میں ایک ایسی پون آوے گی کہ شریر کمپایمان ہوگا۔ سر سے لیکر پاؤں تک ایسا کمپایمان ہوگا۔ جیسے روئی پنجی جاتی ہے۔ اور کئی قسموں کی آواز اسکو آویگی اور یہ پرتیت ہوگا کہ دو چار دن میں مر جاؤنگا۔ اور کئی قسموں کے سوپن اوستھا میں بھی کبھی آوینگے۔ اس سے بالکل گھبرانے کی بات نہیں ہے۔ صرف اس کے من کی پریکشا ہوتی ہے۔ اور پیچھے کے بعد نئی بات پراپت ہوگی جس کو تم آگے کبھی نہیں جانتے۔

جب ابھیاس میں بیٹھے تو ۳-۶-۱۲ یا ۱۶ گھنٹے متواتر اچل ہو کر بیٹھے۔ بیٹھے بیٹھے اس حالت میں سو جایا کریگا۔ جب بہت تھک جاوے تو اسی جگہ اسی

حالت میں لمبا پڑ جاوے۔ جب طبیعت کو آرام پرتیت ہو تو پہلے کی طرح بیٹھ جاوے۔ بیٹھنے کے استھان پر روئی کا نرم آسن اور تکیہ لگا لیوے۔ کپڑے سب صاف ہونے چاہیئے۔

اس ابھیاس میں کھٹ چکر دوارا سارے برھمانڈ کا گیان ہوگا۔ اور بہت قسم کے ابھیاس ہیں جن سے آتما کا ساکھیات کار ہوتا ہے۔ پرنتو اُن ابھیاسوں سے سارے برھمانڈ کا نرنیہ نہیں ہوتا ہے۔ برھمانڈ کا نرنیہ اسی ابھیاس میں کھٹ چکر دوارا ہوتا ہے۔ سب ابھیاسوں سے یہ اُتم ابھیاس ہے۔ جو جو ویاکھیا (حالات) نظر آوینگے وہ چکر کے ساتھ ہی آگے لکھے جاتے ہیں۔

چکروں کے نام

(۱) انہد چکر
(۲) منی پورک چکر
(۳) سوادھشٹان چکر
(۴) مولادھار چکر
(۵) امرت کوپ چکر
(۶) آگیا چکر

انہد چکر ہردے میں ہے۔ منی پورک چکر

نابھی میں ہے۔ سوادھشٹان چکر نابھی سے چار انگل نیچے ہے۔ مولادھار چکر مل دوار استھان سے چار انگل اوپر ہے۔ امرت کوپ چکر کنٹھ سے چار انگل نیچے ہے آگیا چکر کپال میں ہے۔

ہر ایک چکر میں نئی نئی بات نظر آویگی۔

وراٹ درشن

جب ہردے میں الٹا کنول سیدھا ہو جاتا ہے۔ تو ہردے سے انحد شبد کی اتپتی ہوتی ہے۔ ایک حصہ انحد شبد کا ہردے میں بولتا ہے۔ دوسرا برہم رندھر میں بولتا ہے۔ انحد شبد کے جو الفاظ ہیں۔ اُن کو میں نہیں لکھنا۔ کرنے والا آپ ہی جانیگا۔ کیونکہ شبد زور سے اوچارن ہوگا۔ اُس وقت جپ کرنے کی ضرورت نہیں رہے گی۔ شبد کے ساتھ ہی من کی برتی کو لگا دے۔ من کے سب وکشیپ اُس وقت دور ہو جاوینگے۔ انحد اس شبد کو اس واسطے کہتے ہیں۔ اس کے ساتھ من لگانے سے من کی سب حدیں ٹوٹ جاتی ہیں۔ من بے حد برہم کے میدان میں پہنچ

جاتا ہے۔ اور ہردے سے شبد الٹا ناکبھی کیطرف چلنے
لگتا ہے۔ اور شبد کی چوٹ سے پران وایو کنڈلنی شکتی جو
ناڑی ہے اس میں بھرنے لگتی ہے۔ جتنا زور سے شبد
کا اوچارن ہوگا۔ اتنا ہی جلدی پران وایو ناڑی میں بھرے
گا۔ کنڈلنی کا منہ اپنے آپ ہی کھل جائیگا۔ جب کنڈلنی
کا منہ کھلیگا۔ اُس وقت اندر ہی دھیان کی حالت میں
کالکا بھگوتی کے درشن ہونگے۔ باہر کی طرف دیکھنے
کی ضرورت نہیں اندر دھیان میں ہی مگن رہے۔ اور
کوئی سنساری پدارتھ مانگنے کی اچھا نہ کرے۔ مانگنے
کی اچھا کریگا تو بھرشٹ ہو جائیگا۔ اور جو چیز دیکھنے
میں آوے وہ چھ مہینہ تک کسی سے نہ کہے کیونکہ
کچی حالت میں کہنے سے کوئی نہ کوئی وگھن پڑ جاتا ہے۔
ایکاگر چت ہوکر دیکھنے کی ضرورت ہے۔ جیسا ہردے
میں الٹا کنول سیدھا ہوگا تو ہردے میں ہی برہما۔ وشنو
شیو اور شکتی ان کے سوکشم روپ سے درشن ہونگے۔
اُتپتی کرنے برہما۔ پالن کرنے وشنو اور سنہار کرنے شیو۔
اُسکو لیئے آپ ہی پرتیت ہوں گے۔ اور سرشٹی کی اُتپتی
معلوم ہوگی کہ آدسرشٹی کی اُتپتی کیسے ہوتی ہے۔ اور
آتما کا ساکھشات کار بھی ہوگا۔ اُسکو اُس وقت ایسا
معلوم ہوگا۔ کہ شدھ برہم سے سچدانند روپ مایا کی اُتپتی
مایا سے اودیا کی اُتپتی۔ اودیا سے اہنکار کی اُتپتی۔ اہنکار

سے گنوں کی اتپتی (رجوگن - تموگن - ستوگن) گنوں سے تتوں کی اتپتی (آکاش - وایو - اگنی - جل - پرتھوی) تتوں سے سنسار کے جیووں کی اتپتی - دیوتا اندر دیبتہ - رشی سب کی اتپتی نظر آویگی - دیوی اور آسری سنگیا والے جو جیو ہیں وہ سب الگ الگ پرتیت ہونگے - اور دیوتا اور دیتوں کے جو گن ہیں - وہ بڑے وستار والے روپ سے نظر آوینگے - باہر کے نیتروں سے نظر نہیں آوینگے - اندر کے نیتر سے نظر آوینگے - جس سے آتما کا ساکھشات کار ہوتا ہے - اس وقت اندر کے نیتر کھل جاتے ہیں بچار - ست سنگ - ابھیاس - ویراگ - دیا - دھرم - ست - سنتوش یہ دیوتاؤں کے گن ہیں - جس پرش کے اندر یہ آٹھ گن ہوں وہ پرش دیوتا ہی ہے یعنی وہ دیوسنگیہ کا ہے - کام - کرودھ - لوبھ - موہ - اہنکار - ترشنا - ہنسا - دویش یہ آٹھ گن دیتوں کے ہیں - جس پرش کے اندر یہ آٹھ گن ہیں وہ پرش راکھشی سنگیہ کا ہے - یعنی اسر ہے - یہ اپنے آپ ہی اکھنڈ چکر میں نظر آوینگے کسی سے پوچھنے کی ضرورت نہیں - اور بادشاؤں کے انوسار آگے جنم کا ہونا اور چار پرکار کی سرشٹی کی اتپتی ہونی سنکلپ سرشٹی - سواسم سرشٹی - وشی سرشٹی دو ماں سرشٹی - یہ چار پرکار کی سرشٹی کی اتپتی پرتیت ہوگی کہیں اکھنڈ بیان والے اور سن کی بھکتی ہوسا کتی سے

ہوئے منی پورک چکر پر آجائیگا - ایسا معلوم ہوگا جیسے گرم پانی کی بھاپ چلتی ہے - ایسی ٹیڑھی چال ہوگی جیسے سانپ ٹیڑھا چلتا ہے -

منی پورک چکر کی ویاکھیا!

جب منی پورک چکر پر آویگا - اس وقت سمندر کا منتھن کرنا سمیر پربت (پہاڑ) کی مدھانی یعنے منتھنی اس کے اوپر برھما - وشنو - شو اور شکتی بیٹھے ہوئے نظر آوینگے - دیوتا اور دَیتیہ باسک ناگ کی ڈوری کو دونوں طرف کھینچتے ہوئے نظر آوینگے - یہ معلوم ہوگا کہ میرے سامنے سمندر منتھن ہو رہا ہے - اور رتنوں کی اُتپتی اور اوتاروں کی لیلا - رام چندر اور راون لیلا - اور مرکرشن لیلا - ارجن اور دریودھن لیلا - اور کلجگ کے انت میں جو بھگوان کلکی اوتار ہوں گے اُن کی لیلا - اور چاروں یگ دھرم - اور کلجگ کے انت میں کتنے بڑے اور کتنے چھوٹے قد کے آدمی ہوں گے - چار فٹ کا سب سے بڑا جوان جو ہزاروں میں ایک ہوگا اور چھوٹا ڈیڑھ فٹ کا ہوگا - پشوؤں کے سمان پرشوں کے کرم ہونگے - منش اور پشو کی ایک جتنی آیو ہوگی - بچار اور ستسنگ اکبیاس ویراگیہ دیا دھرم ست اور سنتوش یہ

سب گن کلجگ کے انت میں مٹ جاوینگے۔ آہار۔ ندرا۔ جیسے بیتحصن۔ یہ چار پرکار کا گیان ہی بلوان رہے گا۔ شبد اور پران والیو من کی برتی کو ساتھ لئے ہوئے سوادھشٹان چکر پر آویگا۔

سوادھشٹان چکر کی ویاکھیا

جب سوادھشٹان چکر آویگا۔ تو شوجی مہاراج اور پاربتی جی کے درشن ہوں گے۔ اور دور سے سورگ نظر آویگا۔ یہ معلوم ہوگا کہ وہ آدمی آکاش مارگ سے سورگ میں جا رہے ہیں۔ اور سورگ کا راستہ نظر نہیں آویگا۔ تو اس وقت اس کو یہ فکر ہوگا کہ کس راستہ سے لوگ سورگ کو جاتے ہیں۔ اس وقت اسکو کرموں کا نرنیہ ہوتا ہے کہ فلاں کرم کرنے والے سورگ جاتے ہیں۔ اور اسکو اپنے آپ ہی معلوم ہوگا کہ میرا کوئی کرم سورگ کا نہیں ہے۔ اس کا دل اس وقت ٹوٹ جاتا ہے۔ سورگ کے جو کرم لکھے ہوئے ہیں۔ انکا نام لکھا جاتا ہے۔ اندیشی آدک جو سورگ کی اپسرا ہیں وہ دور سے نظر آتی ہیں۔

کون کون کرم کرنے سے جیو سورگ جاتے ہیں

(۱) ۔ جو پرش کنیا دان کرتے ہیں ۔ وہ سورگ جاتے ہیں ۔ کنیا دان ایسا کرنا چاہیئے کہ جہاں پر ماسی ۔ کھوا ۔ ماما ۔ کا سمبندھ نہ ہو ۔ کسی آدمی کی سفارش نہ ہو کسی کے ادھین ہو کر نہ کرے ۔ دنیاوی اپنا کوئی لالچ نہ ہو اور جس جگہ کنیا خوش رہے ۔ اور کنیا کی رائے کبھی ہو ۔ ایسا دان کرنے سے سورگ جاتا ہے ۔ ماسی ۔ کھوا ۔ اور ماما یا اور کسی کی سفارش یا کسی دنیاوی لالچ سے دیگا تو اس کا سورگ کا پھل نشٹ ہوگا ۔

(۲) ۔ شاستر کے انوکول ہزار گئو دان کرے ۔ ایسی جگہ گئو دیوے جہاں دکھی نہ ہو ۔

(۳) ۔ جن آدمیوں کے سدا ورت جاری ہیں ۔ روزانہ سو دو سو آدمی بھوجن کرتے ہیں ۔

(۴) ۔ جن کا کم از کم دس جگہ پانی کا پرواہ بارہ مہینہ چلتا ہے ۔

(۵) ۔ جو تالاب ایسا بنواتا ہے ۔ جہاں پر جیو سینکڑوں ورش پانی پیتے رہیں ۔ اور جس نے دس یا پندرہ جگہ کنوئیں یا باولی بنوائے ہیں ۔ جہاں پہ پانی کا بارہ مہینے ہی خرچ ہو ۔

(۶) جو باغ لگاکر دھرم ارتھ جیووں کے سُکھ کے لیئے چھوڑ دیتا ہے۔

(۷) جو حسبِ حیثیت زمین دان کرتا ہے۔ غریب دان کرے تو کم از کم اتنا ہو کہ جس سے دس آدمی کا نرباہ (گذارہ) ہمیشہ چلے۔ راجا یا امیر بھی اپنی حیثیت کے مطابق دان کرے کیونکہ جب تک زمین رہے گی تب تک اُس کے دان کا پرواہ چلتا رہےگا۔ اٹل دان ہو تاکہ مرنے کے بعد اُس دان کو کوئی کھنڈن نہ کرے۔

(۸) جو دیوتاؤں کے یگ اور ہَون وغیرہ کرتے ہیں جن سے دیوتا پرسن ہوں۔ ایسے یگ دس یا پندرہ شاستر کی ریتی سے کئے جاویں۔

(۹) یوگ بھرشٹ پُرش جو ایسے ہوتے ہیں کہ ساری عمر ایشور کی پراپتی کا تین اندریوں سے سب وشیوں کو تیاگ کر کرتا رہا ہو۔ انت سمے ایشور کی پراپتی بھی نہ ہوئی اور سنسار کے سُکھ بھی نہ بھوگے۔ ایسے انت سمے سنساری سُکھ کی واشنا ہونے سے وہ یوگ بھرشٹ سورگ کے سُکھ بھوگتا ہے۔ اور وہاں جاکر سورگ کے دِوّیہ (بڑے) سُکھ ملتے ہیں۔ جب تک اس جگہ سورگ کے سُکھ بھوگنے کی اِچھا بنی رہتی ہے تب تک وہ سورگ کے سُکھ بھوگتا ہے۔ جب سورگ کے سُکھ سے اُس کا من ہٹ جاتا ہے تب وہ پُرش سورگ سے گرا یا جاتا ہے

اُسکو اس لوک میں موکھش سمبندھی ملنش جنم مِلتا ہے۔

(۱۰) جن کے پنڈ دان۔ ہون۔ براہمن بھوجن شاستر کی پوری ریتی سے گیا جی میں کئے جاتے ہیں۔ وہ پتر سورگ کو جاتے ہیں۔

(۱۱) جو نر کیول تن۔ من۔ دھن سے ساری عمر دیوتا کی اُپاسنا کرتا رہا ہے۔

(۱۲) تت گیانی یعنے آتم درشی۔ دویہ کرتنا و جیون مکت ایسے پرشوں کی کرپا اور اُن کے واکیہ سے جیو سورگ کو جاتے ہیں۔ کیونکہ ایسے پُرش کا اٹل واکیہ ہوتا ہے۔

(۱۳) جو استری پتی برتا ہے اُس کے پتی برت دھرم سے استری پُرش دونوں سورگ جاتے ہیں۔

(۱۴) جو رن بھومی میں دھرم کے انوکول اپنے شریر کو خوشی سے تیاگ کرے۔ کسی شستر وغیرہ کا بھیہ دل میں نہ کرے۔ ایسے شورویروں کی جہاں لڑائی ہوتی ہے وہاں سورگ کے بِوان اُن کے نزدیک کھڑے رہتے ہیں۔ جہاں شریر چھوڑ کر بِوان پر بیٹھ کر سورگ کو چل دیتے ہیں۔ اُن شورویروں کے شریر کے بل سے سکھ پیدا کیا ہوا ہے جتنی دیر تک وہ سکھ اور دھرم سنسار میں رہے گا اتنی دیر تک وہ شورویر سورگ میں رہے گا۔ جب ادھرم اور دُکھ بڑھے گا تب وہ سورگ سے گرایا جاویگا۔ اُسکو پھر شورویر منش کا جنم

ملتا ہے۔ پھر کبھی وہ پرش ایسے دھرم کا پالن کرکے رن
بھومی میں شریر کا تیاگ کرتے ہیں ایسے پرش بار مبار
سورگ میں جاتے ہیں۔

دھرم کا شریر!

یہ دھرم سب منش ماتر کا سا جھا (اکٹھا) ہے۔ دھرم
ارتھ کام موکش۔ یعنے دھرم کیا ہے۔ منش جنم پاکر سواس
سواس ایشور کا سمرن کرے۔
ارتھ کیا ہے۔ کہ سنسار کے منش اور جیو ماتر سے بھلائی
کرے۔
کام کیا ہے۔ اپنے سوارتھ کو چھوڑ کر پراپکار میں
شریر کو لگا دے۔
موکش کیا ہے۔ من سنسار کے پدارتھوں سے
نربندھن رہے۔ اور من وشیہ آسکت نہ ہو۔ یعنے اس دھرم
سے اس لوک اور پرلوک میں سکھ ملتا ہے۔ جو شوربیر
اس دھرم کا پالن کرتے ہوئے رن بھومی میں شریر تیاگن
کرتے ہیں وہ شوربیر سورگ کو جاتے ہیں۔ جو اس دھرم
سے ورودھ ہے۔ مذہبی دھرم یا ذاتی دھرم کے لئے شریر
تیاگن کرتا ہے۔ وہ پرش سورگ میں نہیں جاتا ہے۔
اور بھی دو چار دھرم ہیں جو سورگ میں لے جاتے ہیں۔

انیتے پُن سے وہ پرش سورگ کو جاتے ہیں۔ جن کے پاپ نہیں ہیں۔ جو کھود پاپی ہیں اُن کے پُن کھنڈت ہو جاتے ہیں۔

نوٹ:۔ یہ بات خاص طور پر یاد رکھنے کی ہے۔ کہ جو پُرش دیوتاؤں کی نندا کرنے والے ہیں۔ اور ورودھی ہیں۔ چاہے وہ کتنا ہی دان پُن کریں یا کرا دیں وہ سورگ میں نہیں جاتے۔ کیونکہ سورگ کے ادھشٹاتا دیوتا ہیں جیسے تم اپنے گھر کے مالک ہو ایسے ہی سورگ کے مالک دیوتا ہیں۔ دیوتا کی نندا کرنے سے سورگ کے پُن کھنڈت ہو جاتے ہیں۔ جس طرح تمہارا شترو تمہارے مکان میں نہیں رہ سکتا اسی طرح دیوتا کے نندک یعنے شترو تا بھاو رکھنے والے سورگ میں نہیں رہ سکتے۔

سورگ میں دویہ شریر اور پرکاش سروپ بستر دھارن کرتا ہے۔ اور شریر سے سوبھاوک سُگندھی نکلتی رہتی ہے۔ اُس سُگندھی سے ملی ہوئی وایو چلتی ہے۔ اور ہمیشہ ایک جیسا موسم رہتا ہے۔ گرمی سردی۔ اندھیری۔ گرد۔ بارش یہ اُس جگہ نہیں ہوتے۔ چھ پرکار کا رس نہیں ہوتا یعنے چھ کا رس نہیں ہوتا۔ رس کا وشے سورگ میں نہیں پڑتا۔ امرت پینے کو ملتا ہے۔ امرت میں کوئی رس نہیں ہے۔ کیول بُدھی کو مہا ترپت کرتا ہے۔ اور گندھ شبد سپرش روپ یہ دویہ روپ سے پراپت ہوتے ہیں

اور ہمیشہ وہ شریر شدھ رہتے ہیں۔ کسی قسم کا مل وش اُن میں نہیں رہتا۔ اور سپرش کے وشے میں اُن کی اندریوں سے وایو کا پات ہوتا ہے۔ سب وایو سگندھی سے پورن ہوتی ہے۔ کسی پرکار کی اُشتھنا شریر میں پیدا نہیں ہوتی۔ جیسے جیسے جیو اوپر لوگ میں جاتا ہے۔ ایک ایک وشے کم ہوتا جاتا ہے۔

کیا کرم کرنے سے جیو مہر لوک میں جاتے ہیں

سورگ سے آگے مہر لوک یعنے دگندھرب لوک) آتا ہے۔ اُس لوک میں ایک ہی کرم لے جاتا ہے۔ وہ راگ ودیا ہے۔ جو نرلوبھتا سے ایشور کی پرستش کے لئے گایا جاتا ہے۔ اور ہزاروں آدمیوں کی سیوا راگ ودیا سے نرودھا سے کرتا ہے۔ جنگل اور گھر دونوں جگہ راگ میں مست ... ہے اُسکو دیہہ کی سُدھ بھی راگ میں مست رہنے سے کم ہو جاتی ہے۔ اَنت سمہ میں وہ راگ کی باسنا میں شریر کو تیاگتا ہے۔ تب وہ گندھرب لوک میں جاکر سُکھ بھوگتا ہے۔ گندھرب لوگ میں

سپرش کا وشے نہیں ہے۔ سپرش کے وشے کی اچھا کرنے
والا پُرش چاہے کیسا ہی یوگی ہو وہاں نہیں جا سکتا ہے
اُس جگہ کیول روپ۔ سُگندھی۔ شبد کا وشے ہے اور امرت
پان کرنے کو ملتا ہے۔ جیسے وہاں راگ کا آہار ہے۔ من
کو جب بھوک لگتی ہے تو وہ راگ سے ہی ترپت ہو
جاتا ہے۔

جن لوک میں کون جاتے ہیں

جن لوک (رشی لوک) وہاں جیون مکت پُرش جا کر سُکھ
بھوگتے ہیں۔ وہاں راگ کا وشے نہیں ہے۔ کیول رُوپ
اور سُگندھی کا وشے ہی ہے۔ رشیوں کی بانی کا ترسکار
کرنے والا اس لوک میں نہیں جا سکتا۔

تپ لوک میں کون پُرش جاتے ہیں

تپ لوک (دھرو لوک) وہاں وہ پُرش جاتے ہیں۔ جو
کئی جنموں تک تپ کرتے کرتے سنسار کی واسنا سے
رہت ہوئے انت سمے شریر کی اور تپ کی واسنا کبھی نہیں
کرتے کیول ایشور کا دھیان دل میں رہتا ہے۔ تو شریر

کا تیاگ کرتے ہیں وہ تپ لوک میں جا کر نواس کرتے اور

شانتی بھوگتے ہیں۔ وہاں پر سُگندھی کا وشیہ نہیں ہے
کیول روپ کا وشیہ ہے۔ بھگوان کے دیکھنے کا وشیہ
ہے کسی آدمی کو آدمی سے موہ یا پریتی پیدا ہو تو وہ
اُس لوک میں نہیں جا سکتے۔

کون کون پُن کرنے سے جنم لیکر اِس لوک میں سُکھ ہوتا ہے

جو دیپک دان کرتا ہے اُسکو ودیا پراپت ہوتی ہے۔
جس دیپک سے کئی آدمیوں یا کئی جیووں کو روشنی سے
شانتی پراپت ہو۔ اور جو نمر ہوکر ودیا دان کرتا ہے
اُسکو آتم گیان کی پراپتی ہوتی ہے۔ جو کنوداں اور باولی
پھل و چھایا والا درخت لگاتا ہے۔ اس کو پتر پراپت
ہوتا ہے۔ شربت اور مٹھا دان کرنے سے بہتر آگیا کاری
ہوتا ہے۔ پنکھا دان کرنے سے فکر کم ہوتا ہے۔ دودھ
اور دہی دان کرنے سے نرمل بدھی اور ست وادی ہوتا
ہے۔ جو بھوجن دان کرتا ہے۔ وہ ترشنا سے رہت ہوتا
ہے۔ جو من اچھا بھوجن کراتا ہے اسکو مہا شانتی پراپت
ہوتی ہے جو ایک دشمن سے بھلائی کرتا ہے اگر وہ

نہ دھن بھی ہے اور دل میں بھلائی کے خیال سوچتا ہے
کہ ہم سے کچھ بنتا تو بھلائی کرتے۔ ساری عمر اُسکو یہی باسنا
بنی رہی کہ بھلائی اور نیکی کرنا اچھا ہے۔ ایسی باسنا میں
میں اُس نے آخیر شریر چھوڑ دیا اُسکو نشن جنم ملتا ہے۔ اُس
بھلائی کی باسنا سے اُس کا روپ بہت سُندر ہوگا۔ بھلائی
کا پھل اُس کے چہرے پر برستا ہے۔ اُس کے چہرے
کو دیکھتے ہی آدمی زیر ہو جاتے ہیں۔ جو آدمی ہمیشہ بُرا
کرتے ہیں اور بُرائی کو ہی سوچتا رہتے ہیں۔ اگر انہوں نے
بہت بُرا کیا ہے۔ تو اُن کو بچھو اور سانپ ایسی ٹیڑھی
یونی ملے گی۔ اور اُس برائی کا پھل ایسا ہوتا ہے کہ وہ کسی
دوسرے آدمی کو کچھ نہیں کہتا تو بھی ہر ایک آدمی اُس کو
دیکھکر اُس کے مارنے کے واسطے لاٹھی (سوٹی) وغیرہ
نکال لیتا ہے۔ اگر اُس نے بہت بُرا نہیں کیا اور بُرا سوچتا
ہی رہا ہے اور اسی سوچ میں اُس نے شریر چھوڑ دیا ہے
تو اُس کو نشن جنم ملکر اس کا سروپ کالا اور بے رونق شریر
ہوتا ہے۔ اُس کی بُرائی کا جو پھل ہے اُس کے چہرے پر
برستا ہے۔ چہرے کو دیکھکر دوسرے آدمیوں کا دل ہٹ
جاتا ہے۔ جو سُروس دان کرتا ہے وہ راجا ہوتا ہے اور تپ
کرنے سے بھی راجا ہوتا ہے۔ بہت دان اور بے حد بھلائی کرنے
سے بھی راجا ہوتا ہے۔ جو مکان دان اکھوا کپڑا دان
کرتا ہے اُس کی عزت بہت ہوتی ہے چاہے اُس کے کتنے

دشمن کیوں نہ ہو اُس کی عزت میں فرق نہیں آتا۔
جو چاندی دان کرتا ہے۔ اُس کو ویش کی پراپتی ہوتی ہے
جو سورن اور گھی دان کرتا ہے اُس کی آیو میں وگھن نہیں ہوتا ہے۔
جو موتی دان کرتا ہے اُس کی بانی سُندر اور رس دار ہوتی ہے۔
جو تلا دان کرتا ہے۔ اُس کے بہت پاپوں (دُکھوں) کی نِورتی ہوتی ہے۔
جو زمین دان کرتا ہے۔ اُس کو اِستری پتی برتا ملتی ہے۔ جو اِستری دان کرتا ہے مہا دان ہے۔ اُس کو موکش سمبندھی جنم ملتا ہے۔ ایک ہی جنم میں موکش پراپت ہوتی ہے۔
جو مہاتما کی ست سنگت کرتا ہے وہ کبھی دو تین جنم میں موکش کو پراپت ہو جاتا ہے۔
جو گؤویں دان کرتا ہے۔ بہت دُکھوں کی نِورتی اِس جگہ ہوتی ہے۔ اور پھر جنم پاکر جتنی اُس نے گؤویں دان کی ہوئی ہیں اُتنی ہی اُستدا استریں ملتی ہیں۔ جو بوڑھی و جوان و دودھ والی جیسی گؤ دان کریگا ویسے سبھاؤ والی اُسکو استری ملے گی۔ جو بچھڑے والی اکٹھا گابھن گؤ دان کرتا ہے اس کے جلدی ہی سنتان کی بردھی ہونے لگتی ہے۔ جو گؤ دان لیتا ہے اُس کو کنیا دینی پڑتی ہے۔ جو سوبا وتی۔

اماوس اتھوا گرہن ۔ جھاوادنی اور جو جو پرب ہوتے ہیں۔ اُن میں جو دان کرتا ہے ۔ ساری عمر کے جو دان اتھوا پاپ کیے ہوئے ہیں اُن سب سے چوگنا اُس کو اُس پرب کے دان کا پھل ملتا ہے ۔ اور جو پربھا کے اوپر پاپ کرتا ہے ۔ ساری عمر کے جیون میں اتھوا پاپ ہیں اُن سب سے چوگنا اُس کو اُس پرب کا پاپ دکھ دیگا ۔ اور پرب کے اوپر جو دیوتا کا دھیان کرتے ہیں ۔ اُسکی کئی گنا شکھ روپ پُن آکر پراپت ہوتا ہے جو پرب کے اوپر شدھ ایشور کے روپ کا دھیان کرتا ہے اُس کو موکش جلدی پراپت ہوتی ہے ۔

جو ہاتھی اور گھوڑے دان کرتا ہے اُس کو من اچھا سواری کا سکھ ہوتا ہے ۔

ہر ایک پن اور پاپ کا بیج بڑھتا رہتا ہے ۔ دیش یعنی پوتر جگہ اور کال (سمے) پراتا کال اتھوا پرب کا دن پاتر یعنی اچھا دان کا ادھکاری یعنی شبھ کرم کرنے والا ایسے پوتر ہو کر دان کرے ۔ یہ دان ایسے بڑھتا ہے جیسے اچھی زمین میں بیج ڈالنے سے کئی ہزار بیج بن جاتے ہیں اور کھوٹی جگہ بنا وچارے دان کرنے سے اُس کا ایسا پھل ہوتا ہے جیسے پتھر کے اوپر بیج ڈالنے سے بیج نشٹ ہو جاتا ہے اتھوا کلری دھرتی میں بیج ڈالنے سے انگور زمین سے باہر نکلکر نشٹ ہو جاتا ہے آگے جیسا پھل نہیں دیتا ہے ۔ ایسے ہی پن کبھی نشٹ ہو جاتے ہیں پہ سبھی ادھسان

چکر کی دیا کہا ہے۔

سوادھشٹان چکر سے آنکھہ شبد پران والیو اور من کی بدّتی کو ساتھہ لئے ہوئے شوکھنا دوار سے ہو کر مولادھار چکر پہ جاتا ہے

مولادھار چکر

جب یوگی مولادھار چکر پر جاتا ہے۔ اُس وقت اُسکو معلوم ہوتا ہے کہ ہم سمیر پربت کی جڑ میں بیٹھے ہیں۔ اور پرتھوی سمیر پربت کے چاروں طرف پھرتی معلوم ہوتی ہے۔ پھر اوپر کی طرف دیکھنے سے دھرو منڈل کے چاروں طرف اوپر کا چکر سورج۔ چندر اور تارا گن سب چکر پر پھرتے نظر آتے ہیں۔ اوپر کا چکر بہت تیزی سے چلتا ہے۔ اور نیچے پرتھوی کا چکر تھوڑی رفتار میں چلتا ہے۔ ایک سال میں پرتھوی کا ایک چکر سمیر پربت کے چاروں طرف پورا ہوتا ہے اوپر کا چکر دھرو منڈل کے چاروں طرف ۲۴ گھنٹہ میں پورا ہوتا ہے۔ یہ دونوں چکر پھرتے دیکھکر نیچے کی طرف دیکھتا ہے۔ تو سمیر پربت اور پرتھوی کی گرد سے ایک آگنی سی پیدا ہوتی ہے [illegible]

طرف جاتی ہے۔ جس راستہ وہ جاتی ہے۔ وہ راستہ اگنی سے
ایسا دھگدھ ہوا ہے۔ جیسے لال تانبے کی دھرتی۔ کئی میلوں
تک تپی ہوئی وایو اس کے ساتھ ملی ہوئی چلتی ہے۔ وہ
اگنی کی لہر پھر آگے جاکر سمندر کے پانی سے مل کر اس کو
دھگدھ کرتی ہے۔ اس پانی کی بھاپ بنتی ہے وہ بھاپ
پچھم کی طرف جاتی ہے۔ پھر اس بھاپ کا پانی بنتا ہے
اور اُس میں سے کچھ دھگدھ ہوا پانی بھاپ سے بچکر نیچے
رساتل میں جاکر ہی نکلتا ہے۔ وہ جہاں نشہ والا پانی ہے
شراب کی قسم ہوکر بہتا ہے۔ اُس کے وہاں چشمے چلتے ہیں
رساتل ہی رودر لوک ہے۔ اور وہ رساتل ہی حضرت محمدؐ
صاحب کا بہشت (سورگ) ہے۔ اور بام مارگ مت والے
پُن دان کرنے والے رساتل میں جاتے ہیں۔ رساتل ہی اُنکا
سورگ ہے۔ نشہ پینے والے اور کھانے والے اور ماس
آدک کھانے والے سب کے سب رساتل میں جاتے ہیں
تمباکو تک کا نشہ یا تر کبھی بام مارگ میں ہے۔ وہاں
نشے والا جو پانی ہے اس کو آبحیات کہتے ہیں اور حوریں
آدک اُن کو ملتی ہیں۔ وہ ہی برہمانڈ کے حصے ہیں اور
وہ ہی اس میں مارگ ہیں اور وہ ہی اس میں سمپدا
ہیں۔ دیوی سمپدا اور آسُری سمپدا۔ بام مارگ آسُری سمپدا
میں ہے۔ اور دکھن مارگ دیوی سمپدا میں ہے۔ دکھن مارگ
والے دھرم آتما [illegible]

اوپر کے حصے میں جاتے ہیں۔ اُنکا سورگ اوپر ہے اور بام مارگ والے دھرم آتما پرش پن دان کرنے والے جو ہیں وہ رساتل یعنے برھمانڈ کے نچلے حصے میں جاتے ہیں۔ اور وہ یہ بھوگ اُن کو ملتے ہیں۔ پرنتو اوپر کے ساتھ نہیں ملتے اُن میں اتنا فرق ہے جیسے سورج اور چاند کی روشنی میں فرق ہے۔ ایسے ہی اوپر کے سورگ کے سُکھ اور نیچے کے سورگ کے سُکھ کا آپس میں فرق ہے۔ ایسے ہی دکھن مارگ والے اور بام مارگ مت والے پرشوں کا آپس میں کرموں کا فرق ہے۔ اُتم کرم والوں کو اُتم سُکھ ملتا ہے۔ اور مادھم کرم والوں کو مادھم سُکھ ملتے ہیں۔ ایسے دیکھ کر پھر پیچھے کی طرف دیکھتا ہے۔ تب پھر اُس کو نرکوں کی حد پاس ہی معلوم ہوتی ہے۔ اور یہ معلوم ہوتا ہے کہ میں نرکوں کے بالکل پاس ہی کھڑا ہوں ہاہاکار کے ہزاروں شبد آتے ہیں۔ اُن کو سنکر اس کا دل گھبراتا ہے۔ کہ کہیں مجھے بھی پکڑ کر نرک میں نہ لیجاویں۔ اس وقت اُسکو نرکوں کے لے جانے والے جو کرم ہیں اِن کا نرنیہ ہوتا ہے۔

کون کون کرم کرنیسے جیو نرک میں جاتے ہیں

کیسے کیسے کرم کرنے والے ہاہاکار کرتے ہیں۔ ایسے آدمی دیکھنے میں آئے کہ اُنکی زبان سب پک کر گل گئی ہے۔

وہ کچھ کھا پی نہیں سکتے۔ جو پُرش جھوٹی شہادت دیتے ہیں یا کسی کی چغلی کرتے ہیں اُنکا یہ حال ہوتا ہے۔ پھر دیکھا کئی آدمیوں کے دانت اکھاڑے جاتے ہیں۔ وہ ہاہا اکار کرتے ہیں۔ اگر کوئی چیز کھانے والی ہیں سے دس بارہ آدمیوں کی بھاگی والی ہوتے ہوئے کھا جاتا ہے یعنے چوری کرکے کھا جاتا ہے اُنکا یہ حال ہوتا ہے۔ پھر دیکھا کہ ایک آدمی کو سانپ بچھو اور بڑی بڑی چونچوں والے جیو اُس کو کاٹ کاٹ کر کھاتے ہیں وہ ہاہا اکار کرتا ہے۔ کھانے پینے کو کچھ نہیں ملتا۔ جو آدمی برچھی یا اسی طرح کے شستر سے جیوں کو چوک چوک کر مارتے ہیں۔ اُن کی ایسی گتی ہوتی ہے۔

اور دیکھا کہ ایک جانور کے چمڑے میں کیڑے پڑے ہیں اور چانڈال (چمار) اس کی زندہ کی کھال اوتارتا ہے وہ پشو ہاہا اکار کرتا ہے۔ پشو چمار کو کہتا ہے کہ میرے جان تو نکلنے دے پھر چمڑا اُتار لینا۔ چمار کہتا ہے تمہاری ایسی تیسی۔ جان جانے کب نکلے گی۔ ہمارا چمڑا کیڑے خراب کرتے ہیں۔ یہ حال اُن لوگوں کا ہوتا ہے۔ جو کسی دھرم کے کام کے واسطے روپیہ مانگ اکٹھا کرکے اپنے پاس رکھتے ہیں۔ اُسکو ایک دوست نے کہہ دیا کہ چلو اپنا کھائیں پئیں اور عیش وعشرت کریں۔ اُس روپیہ کو دونوں اکٹھے کھا جاتے ہیں۔ اُس دھرم پرتگیہ سے جو بھرشٹ ہوگیا۔ اُس کو چانڈال (چمار) جنم ملتا ہے۔ اور جس دوست نے کھانے پینے کا

اور بیش دیا اُس کے زندہ کی کھال اُتاری جاتی ہے۔
آگے چل کر پھر دیکھا کہ بہت جان دار دُکھی ہیں اور ہاہا! کار کر رہے ہیں۔ بہتوں کا گلا ایسا کٹا ہوا ہوا ہے کہ ٹھوڑی اور سینے کا مانس گلپھڑے کے ساتھ دونوں طرف سے تراش کر نکالا ہوا ہے۔ صرف ریڑھ کی ہڈی کے ساتھ سر جُڑا ہوا ہے۔ انہیں بھوک اور پیاس لگتی ہے لیکن گلا کٹا ہونے کی وجہ سے کوئی چیز اُن کے پیٹ میں نہیں جا سکتی وہ مہا کشٹ سے وقت گذارتے ہیں۔ آہار اور نندرا اس دُکھ میں نہیں ہوتی اور جان بھی نہیں نکلتی۔ دیکھ کر خیال آیا کہ یہ کس پاپ کرم کا پھل ہے۔ تو معلوم ہُوا کہ جو دوسرے جیوں (جانوروں) کو چھری سے حلال کرتے ہیں۔ اُن کو یہ دُکھ ہمیشہ نیا ہی معلوم ہوتا رہتا ہے۔
پھر دوسری طرف دیکھا کہ ہاہا! کار کرتے ہیں یعنے آگ کے انگاروں کے ڈھیر لگے ہوئے ہیں۔ اُن پر آدمیوں کے پیٹ رکھے ہوئے ہیں۔ آگ کے سینک سے اُن کے پیٹ ہمیشہ پکتے رہتے ہیں۔ اور اُن کے سانس پانی کی بھاپ کی مانند گرم نکلتے رہتے ہیں۔ اور سانس بھی بڑی مشکل سے لیتے ہیں۔ اُن کو کھانا پینا کچھ نہیں ملتا۔ اور اُن کی جان بھی نہیں نکلتی تو یہ خیال آیا کہ یہ کس پاپ کرم کا پھل ہے۔ تو معلوم ہوا کہ جو آدمی موٹے تازے جانور

کو دیکھ کر اُن کے مانس کھانے کی اچھا کرتے ہیں کہ
اس کو ماریں اور کھائیں تو مزا ہے۔ اور جن کا دل ہر وقت
مانس کھانے کو ہی للچاتا رہتا ہے۔ ایسے آدمیوں کا
ایسا حال ہوتا رہتا ہے۔ ایسے دُکھ کو دیکھ کر دل گھبراتا
رہتا ہے کہ ایسے نرکوں کے دُکھ کو میں نہیں دیکھنا چاہتا
پھر دیکھنا بند ہو جاتا ہے۔ پھر تھوڑی دیر میں خیال آیا
کہ اور کچھ دیکھیں۔ تو دیکھا کہ بڑے لمبے چوڑے کنڈ
بنے ہوئے ہیں اُن میں گرم پانی اُبلتا رہتا ہے۔ اور
اِس قدر بے شمار آدمی اُن میں پڑے ہوئے کہ بدن اُن کا
گرم پانی سے گل گیا ہے۔ اور پانی کے اُبال سے ہی الٹ
پلٹ ہوتے رہتے ہیں۔ اور تکلیف سے ہاہاکار کرتے
ہیں۔ ایسا حال اُن شخصوں کا ہوتا ہے۔ جو زندہ جانوروں
کو آگ میں پکا پکا کر کھاتے ہیں۔

آگے پھر دیکھا کہ بہت سے آدمی لوہے کی زنجیروں سے
بندھے پڑے رہتے ہیں۔ اور زمین سے اُن کی پیٹھ لگی
رہتی ہے۔ اور استریوں کے آکار میں استریں آتی ہیں۔
اُن کے گِدوں جیسے پر لگے ہوئے ہوتے ہیں۔ وہ زبردستی
اُن آدمیوں کے ساتھ آکر دُشٹتا کرتی ہیں۔ زنجیروں سے
جکڑے ہوئے آدمی نیچے رہتے ہیں اور استریں اوپر رہتی
ہیں۔ استریوں کا منہ آدمیوں کے پاؤں کی طرف اور آدمیوں
کے منہ استریوں کے پاؤں [illegible] ہوتے ہیں۔ اُن آدمیوں

کی پیٹھوں سے رگڑتے رگڑتے خون اور پیپ نکلتا رہتا ہے
کمر اور پیٹھ زمین پر رگڑے جانے سے زخم کھلے رہتے
ہیں۔ شریر کے نیچے مل اور موتر و پیپ پڑا رہتا ہے۔
اور درگندھ بہت آتی ہے۔ وہ استریں وشہ کر کے چلی
جاتی ہیں۔ ذرا ہی دیر بعد کچھ کھا پی کر پھر آجاتی
ہیں۔ جب اُن کے سائے ہی اُن پُرشوں پر پڑتے ہیں
تو وہ بہت دُکھی ہوتے ہیں۔ ہاہا کار کرتے ہیں۔ کیونکہ
اُن کے زخم کھلے ہوتے ہیں۔ وہ زبردستی پکڑ لیتی ہیں۔
اُن آدمیوں کو کچھ کھانے کو نہیں ملتا۔ صرف اُبلتا ہوا
گرم پانی پینے کو ملتا ہے۔ اُسی جگہ وہ ہمیشہ زنجیروں سے
بندھے رہتے ہیں۔ دل میں خیال آیا کہ یہ کس پاپ کرم
کا پھل ہے۔ تب معلوم ہُوا کہ یہ وہ آدمی ہیں جو وشیہ
کی آگ میں دن رات وقت گذارتے ہیں۔ اُس سے
دوسری طرف ایک اور احاطہ بنا ہُوا ہے۔ اُس میں
ہزاروں آدمی پھانسی پر لٹک رہے ہیں۔ اُس پھانسی
سے وہ مرتے بھی نہیں اور نہ ہی وہاں سے اُتارے
جاتے ہیں۔ ہاتھ پاؤں اُن کے بندھے رہتے ہیں۔
اُن کو لٹکے رہنے سے بہا کشٹ ہوتا ہے۔ دل میں خیال
آیا کہ یہ کون پاپی ہیں۔ معلوم ہوا کہ بڑے بڑے حاکم رئیس

اور چوہدری وغیرہ وہاں لٹکائے جاتے ہیں۔ جو چور اور ڈاکو
اور خونی پشوں کی امداد کرتے ہیں ॥ اور جو بے اپرادھ جیوں
کو مارتے ہیں۔ وہ ان سے کبھی زیادہ دکھ پاتے ہیں۔ مل
موتر اور پیپ وغیرہ کے گرم کنڈوں میں پڑے ہوئے جیو
اُن کو کاٹ کاٹ کر کھاتے ہیں۔ وہ نہایت دکھی ہو کر ہاہا
کار کرتے ہیں۔

پاپیوں کے لئے ایک ایسا راستہ بھی ہے۔ جس میں اُنہوں
کا جسم بن کر چلنا پڑتا ہے۔ اس راستہ میں چکنی مٹی
کا کھوبہ ہے۔ اُس پاپی کے ساتھ آگے اور پیچھے دو
آدمی رہتے ہیں۔ اُس پاپی کو وہ ہاتھ کے اشارہ سے
بتاتے ہیں۔ کہ اس جگہ پاؤں رکھو جب وہ پاؤں رکھتا
ہے۔ تو اُس کے چاروں پاؤں زمین میں گھٹنے تک کھب
جاتے ہیں۔ اُس پاپی کو بہت زور لگانا پڑتا ہے۔
جب اُس کے بدن کی سب طاقت خرچ ہو جاتی ہے
اور وہ تھک کر کمزور ہو جاتا ہے۔ تو اُس کے چاروں
پاؤں نکل آتے ہیں۔ پاؤں نکلنے پر جب وہ کھڑا ہو
جاتا ہے۔ تو پھر اشارہ کر دیتے ہیں۔ کہ آگے اس جگہ
پاؤں رکھو پھر وہ ایک قدم آگے چلتا ہے۔ پھر
اُسی طرح تھک جاتا ہے جہاں تک نظر جاتی ہے

سب جگہ کھدیہ ہی کھدیہ نظر آتا ہے۔ گھاس پانی درخت
اور کوئی چیز نہیں آتی یہ اُن لوگوں کا حال ہوتا ہے۔
جو گھوڑا۔ بیل بھینسہ وغیرہ جانوروں پر زیادہ بوجھ لاد
کر ہانکتے ہیں۔ گاڑی چھکڑے وغیرہ میں جُت کر اُن سے
چلا نہیں جاتا۔ اُن کو ہانکنے والے مارتے ہیں۔ اور وہ
بوجھ کے مارے چل نہیں سکتے۔ اور اگر پیٹ سے بھوکے
ہیں تو بھی اُن کی خبر نہیں لیتے۔ ایسے جو ہانکنے والے
پُرش ہیں اُن کو ایسی کھدیہ کی زمین میں چلنا پڑتا ہے۔
اور اُن کو سینکڑوں سال تک ایسے دُکھ میں رہنا پڑتا
ہے۔

پھر دوسری طرف دیکھا کہ آدمیوں کے بدن میں لوہے
کی چار چار اُنگل لمبی کیلیں بدن میں لوہے کی ہتھوڑی
سے ٹھوکی جاتی ہیں۔ وہ ہاہاکار کرتے ہیں۔ دل میں خیال
آیا کہ یہ کس پاپ کا پھل ہے۔ جو آدمی ہاتھ میں پکڑنے
کی لاٹھی (چھڑی) وغیرہ میں لوہے کی کیل یا سُوا لگا کر
جانوروں کو ہانکتے ہیں۔ اور اُن کے بدن میں چبھوتے ہیں
اُن پُرشوں کے بدن میں لوہے کی کیلیں ٹھوکی جاتی ہیں

آگے چل کر پھر اور دیکھا کہ ایک جانور جیتے آدمی کو
لوہے کی ہونکلیوں سے چار چار آدمی ایک ایک کو ہانکتے

ہیں۔ اور مارتے مارتے اُن کا مانس کچھ دیتے ہیں۔ اور اُن کے بدن سے خون نہیں نکلتا۔ وہ بیہوش ہو کر گر جاتا ہے جب اُس کو تھوڑی دیر میں ہوش آتی ہے تو پھر وہ مارنا شروع کر دیتے ہیں۔ یہ دل میں خیال آیا کہ یہ کس پاپ کا پھل ہے۔ معلوم ہوا کہ جو آدمی گھوڑا۔ بیل۔ بکرا ایسے جانوروں کا بدیہ کرتے ہیں۔ (یعنے کھسی کرتے ہیں) یہ خیال ہوا کہ کتنی کتنی دیر اُن کو یہ نرکوں کے دُکھ بھوگنے پڑتے ہیں۔ دو ہزار چار ہزار دس ہزار اتھوا ایک لاکھ برس مہا پاپی یا ایک یُگ کی اَبدی تک لگاتار دُکھ بھوگتے ہیں۔ اور کئی مہا پاپی چار یُگ کی اَبدی تک نرک میں رہتے ہیں۔ نرک کے دُکھ میں نندرا نہیں آتی اور شریر کا آہار (یعنے کھانے کو کچھ بھی نہیں ملتا) اور شریر کا تیاگ کبھی نہیں ہوتا۔

نرک میں وہ جاتے ہیں جن کے پاپ مہا بلوان ہو جاتے ہیں۔ کئی پاپوں کے پھل ہیں جو اس جگہ منش جیو میں بھوگتے پڑتے ہیں۔ یہ تھوڑے معمولی پاپوں کا پھل ہے۔ جو پُرش دو سو برس کی آیو پا کر بھی اس سنسار میں مہا دُکھی رہے تب بھی اُس کے پاپ کا پھل پورا نہ ہو

ہو جاتا ہے۔ کیونکہ اُس کو کچھ کال کے لئے سو کھشم استھان پراپت ہو جاتی ہے۔ ایسے مہا پاپی نرکوں میں جاتے ہیں۔ جنہوں نے لگاتار ہزاروں سال دُکھ بھوگنا ہے وہ نرک میں جاتے ہیں۔

چار یگ میں ایک بار نرکوں کی صفائی ہوتی ہے جب جنک جی جاتے ہیں۔ جب راما اوتار ہوتے ہیں تب ہی جنک جی ساتھ ہوتے ہیں۔ برھما کی آیو پرینت ہر ایک تریتا یگ میں راما اوتار ہوتے ہیں۔ جنک بھی ساتھ ہی ہوتے ہیں۔ اور اگنی سے تپی ہوئی جو تانبہ جیسی دھرتی ہے۔ اُس پر پاپی چلتے ہیں۔ اوپر سے انگاروں کی بارش ہوتی ہے۔ اور نانا پرکار کے دُکھ راستہ میں ہوتے ہیں۔ ایک ایسی ندی راستہ میں آتی ہے۔ کہ اُس کا پانی گندلا ہے اور یہ معلوم نہیں کہ کتنی گہری ہے۔ اور اُس میں پاپیوں کو اوتارنے کے وقت ندی میں پھینک دیتے ہیں۔ وہ غوطے کھا کر کبھی واپس آ جاتے ہیں۔ کئی بار مار کر اُن کو ندی میں پھینک دیتے ہیں۔ جب پاپی مہا کمزور ہو جاتا ہے۔ تو اس کو گھسیٹ کر پار پھینک دیتے ہیں۔ اور جو بہتر نرک میں جاتے ہیں وہ ندی اُن کو گوڈے گوڈے آتی ہے۔ جو سورگ

کو جاتے ہیں وہ آکاش مارگ سے جاتے ہیں۔ اُن کو کوئی دُکھ نہیں ہوتا۔ اور پاپیوں کے لیئے ایک جنگل کا راستہ ہے۔ اُس راستہ میں بھیڑیا۔ شیر۔ گلدار چیتے اور کئی قسم کے ماس کھانے والے جانور بیٹھے رہتے ہیں۔ اور چلتے چلتے پاپی کے بدن سے منہ بھر کے ماس توڑ لیتے ہیں۔ اور کچھ ماس پھٹا ہُوا پاپیوں کے بدن سے لٹکتا رہتا ہے۔ سارا بدن اُنکا لہو لہان رہتا ہے۔ کوئی ثابت جگہ بدن کی وہ نہیں رہنے دیتے۔ ایسے دُکھوں کو دیکھکر چت ہٹ جاتا ہے۔ اور دیکھنا بند ہو جاتا ہے

پھر تھوڑی دیر میں خیال آتا ہے کہ اور کچھ دیکھیں تو کچھ پاپ کرموں کے پھل معلوم ہوتے ہیں جو اس لوک میں بھوگنے پڑتے ہیں۔

کون کون کرم کرنے سے اِس لوک میں کیا دُکھ بھوگنا پڑتا ہے

جو کسی کا پانی بند کرتا ہے اور رہتا ہے تو پانی پیتے نہیں

دیتا اور کسی کے ہوتے ہوئے کام کو بگاڑتا ہے۔ اور جو قرضہ

دیکر اور اس سے قرضہ اُتر نے نہیں دیتا اور سود پر سود لگا کر اُن کو اپنے دباؤ کے نیچے رکھتا ہے۔ جینے ہمیشہ کے لئے اُن پر دباؤ ڈالتا رہتا ہے۔ ایسے پُرشوں کے پتر پیدا نہیں ہوتا ہے۔

اور جو پھل دار اکھوا چھایا والے درخت کاٹتا ہے۔ اور کسی سے وشواس گھات کرتا ہے۔ اس کے پتر پیدا ہو کر مر جاتا ہے جو کسی کو چرس پینا سکھلاتا ہے۔ اُس کو دمہ کی بیماری ہوتی ہے

جو آدمی کنیا اور بدھوا کو بیچکر پیسہ کھاتا ہے۔ اُس مانس کئی جنموں تک قصائی کی دوکان پر بکتا ہے۔

جو کسی کی زمین اور جگہ زبردستی کھو لیتا ہے۔ اُس کی استری مر جاتی ہے۔

جو کسی کو زہر دیتا ہے۔ اُس کو کشٹ روگ ہوتا ہے۔

اور جو کسی کا مکان اور جائیداد کھو لیتا ہے۔ اُس کے کے چھوٹی عمر میں ماں باپ مر جاتے ہیں

جو کسی کو افیم کھلانی سکھلاتا ہے۔ اُس کو تپ دق کی بیماری ہوتی ہے۔

جو کسی سے جوا کھیل کر روپیہ چھین لیتا ہے۔ اُس کو ہیضہ کی بیماری ہوتی ہے

جو سونے کی چوری کرتا ہے۔ اس کے اندر سے خون چلتا رہتا ہے۔
جو استری دس پرشوں کے سامنے ننگی ہو کر نہاتی ہے یا کھڑی رہتی ہے۔ وہ بدھوا ہوتی ہے۔
جو کسی کو شراب پینا سکھلاتا ہے۔ وہ آدمی اس پاپ سے پاگل ہوتا ہے۔
جو آدمی بات سُنکر مغروری یا لاپرواہی سے جواب نہیں دیتا۔ اس پاپ سے وہ بہرا یا بولا ہوتا ہے۔
جو ہنسی مسخری میں ہر ایک بات پر جھوٹ بولتا ہے۔ ایک آنکھ سے اس پاپ سے کانا ہوتا ہے۔
جو کوئی بات جانتا ہے۔ اور جانکر شہادت میں جھوٹ بولتا ہے اُسکا مونیا بند ہوتا ہے۔
جو آدمی شاستر پڑھا ہوا ہے اچھے اور بُرے کرموں کو جانتا ہے۔ اور بڑے آدمیوں کا وہ گرو یا پیر ہے وہ بڑے آدمی بُرا کام کرتے ہیں۔ اُن کو کہتا کہ جو کچھ تم کرتے ہو اچھا ہے۔ اپنے لالچ کے وش ہو کر اتھوا اُن سے ڈر کر اُن کو سچی نصیحت نہیں کرتا اس پاپ سے وہ جنم سے اندھا شُورداس ہوتا ہے۔
جو کسی جیو یا آدمی کو مکان یا پنجرے میں بند کرتا ہے

وہ اس پاپ سے جیل خانے میں جاتا ہے۔ اب کا کیا وہ پھر بھگتیگا۔

جو عطر لگا کر کسی ست سنگ میں اتھوا جس جگہ اپاسنا کرم کرتے ہیں وہاں جاتا ہے۔ اس کے جانے سے سب کی بدھی کھنڈت ہو جاتی ہے۔ اس پاپ سے اُس کو گندھ بھیا روگ ہوتا ہے۔ عطر لگانے کی مناہی نہیں ہے۔ جس جگہ ضرورت ہو لگاؤ۔

جو ہمیشہ نندا کرتا رہتا ہے۔ اور نندا کی باسنا میں شریر چھوڑتا ہے۔ وہ مل کا کیڑا ہوتا ہے۔

جو پہلے کسی کی استتی کرتا ہے اور پھر اُس کی نندا کرتا ہے ایسی باسنا میں جو شریر چھوڑتا ہے اس کو چمگادڑ کی یونی ملتی ہے۔

جو آدمی ہمیشہ جھاڑو پھیرتا رہتا ہے اور جھاڑو کی باسنا میں شریر چھوڑتا ہے اس کو بھنگی کا جنم ملتا ہے۔

جو چمڑا اور جوتی ہر وقت صاف کرتا رہتا ہے ایسے خیال میں جو شریر چھوڑتا ہے اس کو موچی (یعنے چمار) کا جنم ملتا ہے۔

جو ہر وقت کسی سے روپیہ پیسہ کھوس لینے کی اچھا کرتا ہے اور جیسے ۔۔۔ بیچ کر کے لینے کی اچھا ۔۔۔

شریر چھوڑتا ہے۔ اُسکو بندر کا جنم ملتا ہے۔
جس آدمی کو نیند پیاری ہے۔ اور ہمیشہ اُس کو سونے کی اچھا بنی رہتی ہے۔ اور یہ سوچتا رہتا ہے کہ موقعہ ملے تو سو جاؤں۔ ایسی باسنا میں جو شریر چھوڑتا ہے۔ اُسکو چمگادڑ یونی ملتی ہے۔
جو راجا ہوکر دن رات شکار کی دُھن میں رہتا ہے مارینگے اور کھائینگے۔ ایسی باسنا میں جو شریر چھوڑتا ہے اُسکو شیر کا جنم ملتا ہے۔ اور کئی جو چھوٹے چھوٹے آدمی شکار کی باسنا میں شریر چھوڑتے ہیں۔ اُنکو چیتے۔ بگھیلا بھیڑیا۔ گیدڑ ایسی یونیوں میں جاتے ہیں۔ اور دن رات جو آدمی شکار کے پیچھے دوڑتا رہتا ہے جو جانور بھاگ جاتے ہیں اور ہمیشہ دل میں سوچتا رہتا ہے کہ کیسے ان کے پاس جاؤں اور ان کو ماروں۔ ایسی باسنا میں جو شریر چھوڑتا ہے۔ اُس کو جنگلی کتے کا جنم ملتا ہے۔
اور جو دن بھر آکاش میں اُڑنے والے پکھشیوں کو مارتے رہتے ہیں۔ ایسی باسنا میں جو شریر چھوڑتا ہے اُسکو باز۔ بہری۔ شکرا ایسی یونیں ملتی ہیں۔
جو راجا ہوکر الغوا حاکم ہوکر اپنی پرجا کا انصاف نہیں کرتا۔ اور ان کے خون چوس کر ان سے پیسہ لیتے کی

کوشش کرتا ہے۔ اور پیسہ کی لالچ سے کئی باتیں اُن سے چرائی کی کرتا ہے۔ ایسی باسنا میں جو شریر چھوڑتا ہے اُسکو اُلّو کا جنم ملتا ہے۔

جو استری ودھوا ہو۔ اُس کو ہمیشہ پُرش کی اِچھا بنی رہے۔ اور ساری عمر اُس کی اِچھا بنی رہی آخیر میں اُس نے پُرش کی باسنا میں شریر چھوڑ دیا وہ استری بچھر جنم پاکر بیسوا ہوتی ہے۔

جو آدمی کسی کا کھا کر اُسی کا بُرا کرتا ہے۔ اُس کو سُور کا جنم ملتا ہے۔ جو آدمی مانگ کر دان کرتا ہے۔ اور ہمیشہ بڑے بڑے آدمیوں سے مانگنے کی اِچھا بنی رہتی ہے۔ کہ مانگ کر دان کرینگے۔ پہلے مانگنے کی اِچھا بلوا ہوتی ہے۔ ایسے دانی نے اگر مانگنے کی اِچھا میں اُس نے شریر چھوڑ دیا تو اُس کو کتّے کا جنم ملتا ہے۔ اور کسی بڑے آدمی کا کتّا ہوتا ہے دان کے پربھاو سے چار آدمی اُسکو پالکی میں اُٹھاتے ہیں۔

جو آدمی گھر اکٹھوا شہر کی رکھوالی کرتا یا کسی جنگل وغیرہ کی رکھوالی کرتا ہے ایسی باسنا میں جو شریر چھوڑتا ہے۔ اُس کو کبھی کتّے کا جنم ملتا ہے۔

جو آدمی ۔۔۔ مانگتا ۔۔۔ ہے اور ایسی باسنا میں

جو شریر چھوڑتا ہے۔ اُس کو کبھی کتے کا جنم ملتا ہے۔

جو آدمی دن بھر کتّوں سے کھیلتا رہے اور اُسی باسنا میں شریر چھوڑتا ہے تو اُس کو بھی کتے کا ہی جنم ملتا ہے۔

جو آدمی کبوتر وغیرہ پالتا ہے اور ہمیشہ اُن کو اُڑاتا اور آکاش کی طرف دیکھتا رہتا ہے۔ اور کبوتروں میں رہ کر ہی خوشی مانتا ہے۔ اور کبوتروں کے نام سے ہی اُس کا دل خوش ہوتا رہتا ہے اگر ایسی باسنا میں ہی اُس نے شریر چھوڑ دیا تو اُس کو کبوتر کا ہی جنم ملتا ہے۔

اور جس کو کسی جانور وغیرہ سے پریتی ہو ایسی باسنا میں اگر وہ شریر چھوڑ دیتا ہے تو اُس کو اُسی جانور کی یونی ملتی ہے۔

اور جو آدمی چمڑے کا بیوپار کرتا ہے۔ اور ہزاروں گانٹھیں اُس کے اندر (دُکان) میں جمع رہتی ہیں۔ موٹے اور باریک چمڑے کی ہمیشہ ہی پرکھشا کرتا رہتا ہے اور دن رات اُس کے دل میں چمڑے کی باسنا بنی رہتی ہے۔ ہزاروں روپے اُس چمڑا سے کما کر دان بھی کرتا ہے پر تو اُس وقت اُس کے دل میں چمڑا

کی باسنا نہیں جاتی اگر ایسی باسنا میں اُس نے شریر چھوڑ دیا تو جنم پاکر وہ مہا وِشئی ہوتا ہے دن رات وِشئے کے خیال میں غلطان رہتا ہے اور وہ دن رات استری اور لڑکیوں کی پریکھشیا کرتا رہتا ہے۔ اور دل میں یہ سوچتا رہتا ہے یہ ملے اس کو کھا جاؤں ایسی باسنا میں جو شریر چھوڑتا ہے۔ اُس کو قصائی کا جنم ملتا ہے۔ قصائی کے جنم میں اُس کو ماس کا پتلا اور ماس کا موٹا اور ماس کا باسی ہونا دن رات اُس کی ماس میں ہی برتی رہتی ہے۔ اگر ایسی باسنا میں وہ شریر چھوڑے تو اُس کو کوا کا جنم ملتا ہے۔ کوّے کے جنم میں اُسے کچھ ماس پیارا ہوتا ہے۔ وہ کوا ماس کی باسنا میں شریر چھوڑے تو کچھ وہ ماس کا کیڑا ہوتا ہے جس وقت ماس کا کیڑا زمین پر گر پڑے اُسکو دھوپ بارش یا چیونٹی وغیرہ کے کاٹنے سے تکلیف ہو تو وہ زمین کو کھودتا ہے اور اُس کے اندر (دل میں) یہ کہا ہوتا ہے کہ اس زمین کے اندر جگہ مل جائے تو اس دُکھ سے بچ جاؤں ایسی باسنا میں وہ کیڑا جنم چھوڑتا ہے تو اُس کو مٹی میں کیڑے کا جنم ملتا ہے۔

جو منش ماس کھانے کی اچھیا میں شریر چھوڑتا ہے

تو اُس کو چانڈال کا جنم ملتا ہے۔ چانڈال کے شریر میں اُسکو مرا ہُوا مانس عام ملتا ہے۔ اُس کی باسنا مِٹ جاتی ہے۔

جو ہمیشہ چنتاتُر یعنے (غمناک) رہتا ہے۔ جاگرت اور سوپن میں ایک جیسی چنتا رہے ایسی چنتا میں جو شریر چھوڑے۔ بھوت پریت کی یونی میں جاتا ہے۔ جو استری ایسی مہا چنتا میں شریر چھوڑے اُس کو چڑیل کی یونی ملتی ہے۔

جو پرش گرہستی ہو یا سادھو ہو۔ جتیندریہ (جو وشہ نہیں کرتا) ہو اور استریوں میں بیٹھنے سے خوش ہوتا ہے اور استریوں کی سیوا کرتا ہے۔ ایسی باسنا میں جو شریر چھوڑتا ہے وہ جنم پاکر خسرہ (نامپنسک) ہوتا ہے۔

جو آدمی کوپاتر کو دان دیتا ہے۔ دان دینے والا یہ ہی سوچتا ہے کہ ہمارا اس کو دان دینا ہی فرض ہے وہ کوپاتر کون ہے جو ایشور کا بھجن اور پراُپکار کچھ نہیں کرتا اُس کا دان کھا کر ہی اپنا شریر پشو کیطرح پالتا ہے۔ اور دانی کے اندر یہ خیال ہے کہ ہمارے دان دیئے ہوئے کا پھل اوشیہ ہی ملے گا۔ وہ دانی شریر چھوڑ کر کنگال ہوتا ہے اور وہ کوپاتر بندر یا ریچھ کا جنم پاتا ہے

پچھلے سمبندھ سے اُن کا پھر میل ملاپ ہو جاتا ہے وہ
دانی بھلندر ڈنڈے مار مار کر اُس تک پہنچاتا ہے اور اپنا
دان وصول کر لیتا ہے۔ یعنے اپنا دیا ہوا دان وصول
کر لیتا ہے۔ کو پاتر کو دیا ہوا دان بڑھتا نہیں۔

جو آدمی کسی کا حق کھاتا ہے۔ اُسکو گائے بیل۔
ہاتھی۔ گھوڑا بن کر ضرور دھکانا پڑتا ہے۔ جیسی جیسی باسنا
ہوتی ہے ویسے ہی اُسکو جنم ملتا ہے۔ جیسے کرم کرتا ہے
ویسے ہی اُسکو پھل ملتا ہے۔

منش کے اندر ہمیشہ اچھے کرم کی باسنا ہو جس سے
کہ اُتم جنم اور دیرگھ آیو ہو۔

باسنا کے انوسار جنم اور آیو کیسے ہوتا ہے

جس کام میں بلوان سنکلپ منش کا رہتا ہے۔ اُسی کام
میں انت سمے کی باسنا رہ جاتی ہے۔ اُسی باسنا کے آخیر
تک اُس کی آیو بن جاتی ہے۔ پورن آیو اور اکال مرتیو بھی
ہوتی ہے۔ وہاں پر ایسا دیکھنے میں آتا ہے کہ ایک آدمی کو
سمپورن نیر کشیر پاتر کر دیا سنکلپ بلوان ہے۔ وہ دنیاوی

سب کام کرتا ہے۔ پرنتو اُس کو ہمیشہ تیرتھ یاترا کرنے
کی باسنا بنی رہتی ہے۔ اور وہ یہ سوچتا ہے کہ جیسے تیسے
بنے موقعہ لگے تو تیرتھ یاترا کر آویں۔ ساری عمر اُس کو
تیرتھ یاترا کا موقعہ نہ مِلا۔ اور اُس کی تیرتھ یاترا کی باسنا
نِورت نہ ہوئی۔ سمہ پاکر بیمار ہوگیا اُس بیماری میں
وہ باسنا بلوان رہی۔ کہ اچھے ہونگے جلدی تیرتھ کر
آوینگے۔ اُسی بیماری میں اُس نے شریر چھوڑ دیا۔ جب
جیو شریر چھوڑتا ہے۔ شریر چھوڑنے سے پہلے دو تین
منٹ اُس کو باہر کی طرف سے بے ہوشی ہوجاتی ہے
اور اندر اُس کو سوپن اوستھا ہوتی ہے۔ سوپن اوستھا
میں وہ اپنے آپکو راضی خوشی دیکھتا ہے۔ اُس کو یہ نہیں
معلوم ہوتا کہ میں بیمار ہوں۔ جیسے کسی کو سُپنے میں اپنے
مرے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔ تو اُس وقت اُس کو یہ
نشچہ نہیں ہوتا کہ یہ مرے ہوئے ہیں۔ جب جاگتا ہے
تو اُس کو نشچہ ہوتا ہے کہ وہ مرے ہوئے تھے۔ ایسے
ہی انت سمے دو تین منٹ سوپن اوستھا آتی ہے۔ اُس
اوستھا میں اپنے آپکو راضی خوشی دیکھتا ہے۔ اُس میں
اس کی باسنا کی پریکھشیا ہوتی ہے۔ کہ کون سی باسنا
اس کی بلوان ہے۔ اُس اوستھا میں جیو اپنی باسنا

دیکھتا ہے۔ جاگرت اوستھا کی جو باشنا تھی وہ سوپن اوستھا میں بلوان ہو جاتی ہے۔ وہ اس وقت ایسا نشچیہ کرتا ہے کہ اب میں راضی خوشی ہوں۔ جلدی ہی تیرتھ یاترا کر آؤنگا۔ ایسی باشنا کو لیکر وہ شریر چھوڑ دیتا ہے۔ تو اُس کو پُنش جنم پانا ہے۔ کیونکہ تیرتھ یاترا اُنش جنم سے ہی ہوتی ہے چاہے وہ بیس سال یا پچاس سال اتھوا اَسی سال میں تیرتھ یاترا پوری کرے۔ جب اُس کی تیرتھ یاترا پوری ہوئی اندر سے اُس کی تیرتھ یاترا کی باشنا کٹ جاتی ہے۔ وہ چار دن میں شریر چھوڑ دیگا۔ کیونکہ جس باشنا کے انوسار جنم لیا تھا۔ اُسی باشنا کے آخر تک اُس کی عمر تھی۔ باشنا کے اوپر ہی اس کے شریر کی بنیاد رکھی گئی تھی۔ جب باشنا ختم ہوئی تو شریر کی بنیاد (نیچے میں) اکھڑ گئی۔ شریر گر جائیگا۔

کسی کی باشنا تھی کہ میں خوب علم (ودیا) پڑھونگا اور پڑھتے پڑھتے اُس کی ودیا پوری نہ ہوئی۔ اور وہ بیمار ہو گیا۔ ودیا پڑھنے کی باشنا بلوان رہی۔ اسی بیماری میں اُس نے شریر چھوڑ دیا۔ انت سمے میں جو سوپن اوستھا ہوئی اُس میں اُس کی پڑھنے کی باشنا بلوان ہوئی کہ اب راضی خوشی ہوں خوب پڑھونگا۔ اس باشنا کو لیکر اُس نے

شریر چھوڑ دیا۔ اس باشنا کے انوسار اسکو ننش جنم ملیگا
بیس یا تیس سال کی عمر میں اس نے خوب ودیا حاصل
کی اپنے دل میں اس نے نشچیہ کیا کہ بہت ودیا پڑھ لی
ہے۔ اب نہیں پڑھیں گے۔ تو جب باشنا کے انوسار جنم
لیا تھا۔ اسی باشنا کے آخیر تک اس کی عمر تھی۔ باشنا پوری
ہونے پر دو چار دن میں شریر چھوڑ دیگا۔ ایسے ہی کسی
کی باشنا سنتان میں رہی۔ اور کسی کی باشنا شادی میں
رہی۔ کہ دو چار دن میں شادی ہوگی۔ کسی کی باشنا مکلاوہ
لایا گونے) میں رہی۔ دس۔ پندرہ دن آٹھواں سال میں
مکلاوا لے آدیں گے۔ انہی باشناؤں میں شریر چھوڑ دیا
ان کو ننش جنم ملتا ہے۔ عمر ان کی بہت کم ہوتی ہے
سنتان ہوئی اٹھوا شادی ہوئی مکلاوا لے آگئے۔ اندر سے
ان کی عمر کی باشنا ختم ہو گئی۔ باشنا کے ختم ہونے پر جلدی
ہی شریر چھوڑ دیں گے۔ ایسی ہی کروڑوں باشنائیں ہیں
جن کے انوسار جیو جنم لیتا ہے۔ باشنا کے انوسار ہی
جنم اور آیو ہوتی ہے۔ اس واسطے معمولی باشنائیں ننش
کے اندر بلوان نہیں چاہیے۔ کیونکہ اس سے آیو بہت کم
ہوتی ہے۔ آدمی کے اندر ایسی باشنا بلوان ہونی چاہیئے۔ کہ
[illegible]

مکت ہو دیں۔ اتھوا اپنی اچھیا کے انوسار شریر کا تیاگ کریں۔ یا ساری دنیا کا انتظام کریں۔ اتھوا بھوت بھوشیت کے جاننے والے ترکال درشی ہوں۔ ایسی باشنائیں انت سمے بلوان ہونے سے منش ماتر کی آیو بہت ہوتی ہے۔ کیونکہ شانت اوستھا میں انت سمے شریر تیاگ کرنے سے باشنا کے انوسار جنم ہوتا ہے۔ اور جو انت سمے بیہوشی کی اوستھا میں ٹھاکر مندر اور بھگوان کے کیرتن سنتا ہے۔ اور دھاتما رشی راجا اور پالکی آدک دیکھتے ہیں یعنے سامنے کھڑی ہوئی دیکھتا ہے۔ وہ سورگ کو جاتے ہیں۔

جو انت سمے بیہوشی کی اوستھا میں بھیانک اور ڈرانے والی صورتیں دیکھتا ہے۔ اور وہ اسکو بے ہوشی میں مارتے ہیں تو اس کا شریر کمپائیمان ہوتا ہے۔ اور دو تین دن بیہوشی میں تڑپتا رہتا ہے۔ اور پران نہیں نکلتے وہ پرش نرک میں جاتے ہیں۔

جو پرش انت سمے بیہوشی میں اپنے مرے ہوئے سمبندھی دیکھتا ہے۔ اور ان سے بیہوشی میں ہی بات چیت کرتا رہتا ہے۔ وہ شریر چھوڑ کر پتر لوک میں جاتا ہے۔ یہ سب باتیں مولادھار چکر پر دیکھنے میں آتی ہیں۔ ایسے دیکھکر یوگی پھر اوپر کی طرف دیکھتا ہے۔ تو اسکو پتر لوک اپنے پاس ہی

دیکھتا ہے۔

پتر لوک میں کیا دیکھنے میں آتا ہے

جب یوگی پتر لوک میں جاتا ہے تو وہاں پہ پہلے اُس کو خوشی کے سامان دیکھنے میں آتے ہیں۔ جیسے آتشبازی وغیرہ چھوٹتے نظر آتے ہیں۔ جو اُن کے کل میں پتر پنڈ اور آپوش وغیرہ جو اُن کے نمت کیا جاتا ہے۔ ان کیے میں شبھ کرم کرتے ہیں اور اُن کی کل میں جو جیون مکت یا ودیہہ مکت ہوتے ہیں پتروں کو فائدہ پہنچتا ہے۔ یا موکش سمبندھی جنم اُن کو ملتا ہے۔ جو ایک ہی جنم میں موکش کو پراپت ہو جاتے ہیں۔ جب اُن کی کل میں کوئی ایسے کرم کا پرارنبھ کرتا ہے تب اُن کو معلوم ہو جاتا ہے کہ اتنی دیر میں ہم پتر لوک کو چھوڑ دینگے۔ اور سورگ کو جائینگے۔ یا موکش سمبندھی جنم لینگے یا ایک ہی جنم میں موکش کو پراپت ہونگے۔ وہ اس بات کو جانکر پہلے ہی خوشی کرنے لگتے ہیں۔ اور کرنیوالے کے اوپر بہت پرسن ہوتے ہیں۔ کسی قسم کی تکلیف اُس کو نہیں ہونے دیتے [illegible] اپنے نزدیک [illegible]

دور ہی پہ اپنا پچھلا گھر نظر آتا ہے۔ اور اُن کو ایسی اچھیا بنی رہتی ہے کہ تھوڑی دیر میں گھر چلیں گے اور کچھ کھائیں گے۔ اگر اُن کے نمت کچھ ہُوا تو اُن کو کچھ مِل جاتا ہے۔ اگر اُن کے نمت کچھ نہ کیا تو اُن کو ہمیشہ بھوک کی اچھیا بنی رہتی ہے۔ اور بہت دیر تک بھوک کی آشا کر کرکے نراش ہو جاتے ہیں۔ اور اُن پتروں کی اُس جگہ ہنسا ہوتی ہے۔ اُن کو بہت دُکھ ہوتا ہے۔ پھر وہ اپنی کُل کے آدمیوں پر کوپ کرتے ہیں وہ اُن کی کُل میں ہر پرکار کے دُکھ سے ویاکل رہتے ہیں۔ اور آگے واسطے اُن کی سنتان بند ہو جاتی ہے کیونکہ اُن کی کُل میں کوئی نہ رہنے سے اُن کی ہتک نہیں ہوتی۔

پتر اور دیوتاؤں کو آہار کیسے پہنچتا ہے

اِس جگہ دو پرکار کے یگ ہوتے ہیں۔ ایک دیوی یگ اور دوسرے پتری یگ۔ جس جگہ دیوی یگ ہوتا ہے وہاں سواہ شبد ہوتا ہے۔ اور جس جگہ پتری یگ ہوتا ہے وہاں سودھا شبد ہوتا ہے۔ وہاں پر دیوتا اور پتروں کا سنگندھی

روپ آہار تیار ہوتا ہے۔ اُس جگہ ایک دیو شکتی سنکلپ
شریر دھارن کرکے آکر کھڑی ہو جاتی ہے۔ اُس کا شریر
ایسا ہوتا ہے جیسا آپکا سوپن شریر۔ جو باہر کے نیتروں سے
نہیں دِکھتا۔ اور جس جس دیوتا یا پتر کی آہوتی ڈالی جاتی
ہے۔ وہ شکتی آخیر یگ کی سماپتی پر جس جس دیوتا یا پتر کا
آہار ہوتا ہے۔ وہ اُن استھانوں پر لے جاتی ہے۔ اور
جس پتر کے نمت کیا جی آدک تیرتھوں پر ایسے یگوں کا
آرنبھ ہوا تو یگ کرانے والا جو پُرش ہے وہ کرنے والے
کو کہتا ہے کہ اپنے پتا۔ ماتا یا دادا یا کسی اور کا ایک چت
ہوکر دھیان کر جس وقت وہ ایک چت ہوکر دھیان کرتا
ہے تو اُس وقت اُس دھیان کی اوستھا میں اُس کی تصو[…]
اُس کے دِل میں آجاتی ہے۔ وہ دیو شکتی اُس پتر کے
فوٹو (تصویر) کو اور اُس کے آہار کو سورگ میں ساتھ لیجاتی
ہے۔ جس کا فوٹو (تصویر) نہیں دیکھا ہوا اُس کا نام دگوتر
اور کرنیوالے کا نام لے جاتی ہے۔ وہ شکتی پہلے اِندر
آدک دیوتاؤں کو جن کے نام آہوتی ڈالی گئی تھی اُن کو
آہار پہنچاتی ہے۔ اگر وہ تصویر (فوٹو) والا آدمی سورگ
میں پہنچ گیا ہے تو اُس کو بھی پہنچاتی ہے۔ اگر وہ سورگ
میں نہیں ہے۔ تو وہ شکتی راجا اندر کے سامنے کہتی ہے

اور فوٹو و آہار پیش کرتی ہے۔ کہ جس آدمی کے نمت یگیہ ہُوا ہے وہ سورگ میں نہیں ہے تو راجا اندر اُسکو حکم دیتے ہیں کہ پِتر لوک میں اریمہ جو پِتر لوک کا ادھیکاری ہے اُس کے پاس لے جاؤ اگر وہ وہاں ہو تو اُسکو سورگ میں بھیجا جاوے۔ کیونکہ اُس کا آہار سورگ میں پہنچ گیا ہے جب وہ شکتی اریمہ کے پاس جاتی ہے۔ تو فوٹو (تصویر) کو دکھاتی ہے۔ دیکھکر وہ حکم دیتے ہیں کہ تم دھرم راج کے پاس جاؤ۔ اگر وہ پِتر لوک میں نہیں ہے تو اُس شکتی کو حکم ہوتا ہے۔ کہ تم دھرم راج کے پاس جاؤ۔ وہ دھرم راج کے پاس جاتی ہے۔ کہ اِس پُرش کا آہار سورگ میں پہنچ گیا ہے جس کا یہ فوٹو ہے۔ وہ آدمی کس جگہ ہے۔ تب دھرم راج سب یونیوں کا اعمال نامہ دیکھتے ہیں۔ جس جس یونی میں جو جو جیو جنم لیتا ہے اُس اعمال نامہ کو دیکھکر اپنے دُوتوں کو حکم دیتے ہیں کہ فلاں جیو جو ادھوگتی کے شریر میں ہے۔ اُس کا شریر بدلکر اُسکو سورگ میں پہنچاؤ۔ کیونکہ اُس کا آہار سورگ میں پہنچ گیا ہے۔ تو دُوت فوراً اُس جیو کے پاس آتے ہیں اور اُسکو اچانک ایک دو گھنٹہ میں شریر چھوڑنا پڑتا ہے اور سورگ سمبندھی شریر دھارن کر کے سورگ میں جاتا ہے

بڑے اوگرہ کرم کا پھل سورگ میں جاتا ہے۔ معمولی کرم کا پھل نہیں جاتا۔

اگر اُس جیو نے مُنش جنم دھارن کیا ہے تو اُس کا آہار چندر منڈل میں جمع رہتا ہے اگر وہ جیو نرک میں چلا گیا ہے تو اُس کا آہار بھی چندر منڈل میں رہتا ہے۔ کیونکہ نرک کی سزا میں کھانے پینے کو کچھ نہیں ملتا بلکہ اُس کا آہار بنا رہتا ہے۔ معمولی پُن پھل نرک کی سزا کو نہیں کاٹ سکتا۔ ایسے یگوں میں آدِھیہ۔ دھرم راج۔ وغیرہ سب کی آہوتی ڈالی جاتی ہے۔ یعنے یہ حالات اُن پُرشوں کو معلوم ہوتے ہیں۔ جن کے دِویہ چکشو کھل گئے ہیں۔ یعنے دو پرکار کے نیتر ہوتے ہیں۔ ایک باہر کے نیتر۔ دوسرے اندر کے نیتر۔ جنکو دِویہ درشٹی کہتے ہیں۔ جو شری کرشن بھگوان جی نے ارجن کو دیئے تھے کہ میں تم کو دِویہ چکشو دیتا ہوں اُن سے میرا وراٹ رُوپ دیکھ۔ اُن نیتروں سے یعنے باہر کے نیتروں سے تم کو نہیں دیکھیگا۔ جس وقت ارجن کے دِویہ نیتر کھل گئے تو ارجن جی نے بھگوان کا وراٹ رُوپ دیکھا۔ وراٹ کے شریر میں برہما۔ وشنو۔ شِو۔ شکتی۔ پتر۔ دیوتا۔ دَینیہ۔ بھوت بھوشیت۔ ورتمان کا جو وِوہار تھا۔ ارجن کو سب وِوہار

اپنے سامنے دکھائی دیا۔ ارجن کی جو شنکا تھی وہ سب اپنے
آپ ہی دور ہو گئی۔ ایسے ہی جن پُرش کے دویہ نیتر کھل
گئے ہیں اُس کی سب شنکا اپنے آپ ہی دور ہو جاتی ہے
اُن کو کسی شاستر کے پرمان کی ضرورت نہیں رہتی اور جن کے
اندر کے نیتر نہیں کھلے۔ باہر کے نیتروں سے یہ حالات
اُن کو نظر نہیں آوینگے۔ اور نہ یہ بات اُن کی سمجھ میں آویگی
اس واسطے اُن کے ساتھ بحث نہیں کرنی چاہیئے۔ کیونکہ
وہ اندر کی آنکھ سے اندھے ہیں۔ جیسے کسی آدمی کے باہر
کے نیتر نہیں ہیں۔ یعنے آنکھ سے اندھا ہے۔ اُسکے لیے
شیشہ دیکھنا بے ارتھ ہے۔ جب وہ اپنا چہرہ ہی نہیں
دیکھ سکتا تو دوسرے کا کیا دیکھیگا۔ اُس کو بدھی مان
پُرش نہیں کہتے کہ تو شیشہ دیکھ۔ ایسے ہی جن کے
اندر کے کان بہرے ہیں یعنے بولے ہیں اُس کو شاستر کا
پرمان سمجھ میں نہیں آتا۔ ایسے اندھے کے آگے ناچنا اور
بولے کے (بہرے کے) آگے راگ کا گانا بے ارتھ ہے
ایسے ہی جو اندر کی آنکھ سے اندھے ہیں۔ اور اندر کے کان
سے بہرے ہیں۔ اُن کے لئے شاستر کا پرمان بے ارتھ ہے۔
چاہے وہ باہر کی آنکھوں سے سنسار کے ڈوہار میں کتنے ہی
چاتر ہوں اندر کی آنکھ کھلنے بغیر اُنکا دل دکھ نہیں جاتا ہے

یہ کرم بھومی ہے۔ جیسا کرم کرتا ہے ویسا ہی پھل ملتا ہے۔ اور
کسی جگہ کرم کرنے سے پھل کا ادھیکاری نہیں ہوتا۔ اس جگہ
(بھومی) میں نرگنی کرم ہوتے ہیں۔ اس جگہ جیو کرم کرکے وراٹ
کے تین حصوں میں جاکر پھل بھوگتا ہے اور اس جگہ کرم کرکے
جو کسی کے نمت پھل دیتا ہے۔ اسی کو جاکر اس جگہ پھل ملتا
ہے۔ اس جگہ کے کرم پھل سے کوئی جیو رساتل کو جاتا ہے
اور کوئی نرک کو جاتا ہے۔ کوئی منش لوک میں اور کوئی سورگ
میں جاتا ہے کوئی موکش کو پراپت ہوتا ہے۔ بدھ پرش
بھی نرگنی ہوتے ہیں۔ کیونکہ بدھی نرگنی ہوتی ہے۔ رجوگنی۔
تموگنی۔ ستوگنی ہوتی ہے۔ بدھی کے آگے گنوں کا آورن۔
(پردہ) ہوتا ہے۔ جس گن کا پردہ بدھی کے آگے بلوان ہوتا
ہے۔ آتما بدھی دوارا ہوکر کے اس گن کی حد تک کرموں
کا اور کرم پھل کا نربہہ کرتا ہے۔ تموگن کا جب بدھی کے آگے
آورن ہوتا ہے۔ تو اس کو تموگنی کرم اچھے لگتے ہیں۔ اور
تموگنی جو پرش ہوتے ہیں وہ بہت ادھوگتی کو جاتے ہیں
اور ان میں جو کچھ اچھے کرم کرنے والے ہوتے ہیں وہ رساتل
میں جاکر سکھ بھوگتے ہیں۔ اور رساتل کے سکھ کی
ہی پرشنسا کرتے ہیں۔ اور ان کو باشنا کا گیان نہیں
ہوتا جب باشنا ان کی سمجھ میں نہیں آتی تو باشنا کے

انوسار جنم کو نہیں مانتے - آواگون نہیں مانتے - دوسرے جو رجوگنی سِدھ پُرش ہوتے ہیں - اُن کی بُدھی کے آگے رجوگن کا آورن (پردہ) بلوان ہوتا ہے - اُن کا آتما (جیو) بدھی دوارا ہوکر کے رُجوگنی کرم اور رجوگنی کرم پھل کا نرنیہ کرتا ہے - جہاں تک رجوگنی کرم پھل کی حد ہے وہاں تک ہی وہ مانتا ہے اور باشنا کا گیان اُس کو ہوتا ہے - باشنا کے انوسار جنم اور آواگون کو مانتے ہیں - مکتی (یعنے جیو برہم کیسا مل جانا یہ اُن کی سمجھ میں نہیں آتا - کرم پھل کی حد کے اندر کچھ کال کے لیئے مکتی مانتے ہیں - اور جو ستوگنی سِدھ پُرش ہوتے ہیں - اُن کی بُدھی کے آگے ستوگن کا پردہ ہوتا ہے - اُن کا آتما بُدھی دوارا ہوکر کے ستوگن کی حد تک کرم اور کرم پھل کا نرنیہ کرتا ہے - وہ تموگن کے جو کرم ہیں اُن کو جانتا ہوا رجوگنی جو کرم ہیں - اُن کو بھی جانتا ہے - اور مکتی (موکش) یعنے حد سے رہت مانتا ہے - دونوں کی ایکتا کو مانتا ہے یعنے جیو برہم کے ساتھ مل جاتا ہے جیسے پانی کی بوند سمندر میں مل جاتی ہے - یہ سمندر ایک دیشی ہے اور یہ برہم گیان روپی سمندر سرب ویاپک ہے - جو گُن آتیت پُرش ہوتے ہیں - اُن کی اپار درشٹی ہوتی ہے - اکھنڈ نند پران وایو کو اور من کی برتی کو ساتھ لیئے ہوئے

ہولا دھار چکر کو چھوڑ بھیروونڈ میں پرویش کرتا ہے ۔ اور شبد دھیان والے کی رفتار سے جو بھیرو ونڈ کی کانٹھیں ہیں۔ وہ اپنے آپ کھلتی جاتی ہیں۔ جب بھیرو ونڈ سماپت ہوتا ہے تو یوگی کو معلوم ہوتا ہے کہ میں چندر منڈل کے نزدیک آگیا ہوں ۔

چندر منڈل میں کیا دیکھتا ہے

جب جیو چندر منڈل کے پاس جاتا ہے ۔ اس جیو کو بہت سے دیگر دکھ چھوڑتے ہیں ۔ جیسے کوئی آدمی جیٹھ کے مہینہ میں دن کے بارہ بجے دھوپ میں چلتا ہو ۔ اور اسکو راستہ میں ڈاکو مل جائیں اس کو پکڑ کر اس کے بدن میں چھرے لگاتے ہیں جو چار چار انگل گہرا زخم اس کے بدن میں پڑ جاوے وہ کسی وجہ سے ان ڈاکوؤں سے چھوٹ کر بھاگ جاوے تو ڈاکو اس کے پیچھے دوڑتے ہیں ۔ بھوک پیاس اور زخموں کی تکلیف گرمی کا دکھ اور ڈاکوؤں کا پیچھے ان سب دکھوں کے ہوتے ہوئے وہ بھاگتا ہے ۔ بھاگتے بھاگتے راستہ میں ایک ایسی جگہ

آگئی ہے جہاں جل کا کنارہ اور پیڑ (درخت) کی چھایا۔ اور ٹھنڈی ہوا ایسی جگہ بھاگتے بھاگتے جاکر بے ہوش ہوکر گر گیا تو پیڑ کی چھایا پڑتے ہی جلدی (بہت جلدی) اُس کے زخم اچھے ہوگئے۔ اور وایو کے لگنے سے ہی اُس کی سب گرمی شانت ہوجاتی ہے۔ جل کے دیکھنے سے بھوک اور پیاس بھی سب مٹ جاتی ہے۔ اور اُس جگہ پر اُس کو ڈاکوؤں کا ڈر بھی دُور ہوجاتا ہے۔ وہ پرسن اور شانت چت ہو جاتا ہے۔ ایسے ہی یوگی جب چندر منڈل کے نزدیک جاتا ہے۔ تو وہ دیکھتا ہے کہ میں سنسار کے ایسے دکھوں سے بچ کر اس جگہ آیا ہوں۔ اُس کی بُدھی شانت ہو جاتی ہے۔ شانت ہوکر پھر آگے دوڑا چلتا ہے۔ تو چندر منڈل میں پرویش کرتا ہے۔ وہاں پر یوگی کو امرت پینے کو ملتا ہے۔ امرت کو پی کر مہا پرسنتا کو پراپت ہوتا ہے۔ اور یہ کہتا ہے کہ اسی حالت میں شریر کو چھوڑ دیں تو اچھا ہے۔ کیونکہ اس سے پرے کوئی سُکھ نہیں ہے۔ خوش ہوکر شریر کی اچھیا نِورت ہوجاتی ہے۔ اور شریر کا تیاگ کرنا چاہتا ہے۔ امرت میں اندریوں کا رس نہیں ہوتا ہے۔ کیول بدھی کو ہی ترپت کرتا ہے۔ دو ڈھائی گھنٹے یوگی چندر منڈل میں رہتا ہے۔ اور وہ امرت

کے ساکھش کو وہ ہی جانتا ہے۔ بات کہنے سے باہر ہے
جب یوگی کو امرت مل جائے تو اُس کو نشچیہ ہو جاتا ہے کہ ہم
امر ہو گئے۔ یعنے ایسی حالت (اوستھا) آویگی کہ ہم جنم
مرن سے رہت ہو جاوینگے۔ ایسی حالت کو دیکھکر یوگی
آٹھوں پہر اُسی دھیان میں استھت رہے۔ کیونکہ امرت
دیوتاؤں کو ملتا ہے۔ چندر منڈل سے آگے سورج منڈل
آتا ہے۔

یوگی سورج منڈل میں کیا دیکھتا ہے

چندر منڈل سے آگے چل کر یوگی کو سورج منڈل
پراپت ہوتا ہے۔ تب وہ آپ ہی دیکھتا ہے کہ میں
سورج منڈل میں پہنچ گیا ہوں۔ سورج منڈل کی
گرمی اُسکو کچھ نہیں معلوم ہوتی کیونکہ اُس کو پہلے
ہی امرت مل چکا ہے۔ اور وہ وہاں پر کیا دیکھتا ہے
کہ اس کی درشٹی کام کرتی ہوئی سب جگہ پہنچتی ہے۔ کہ
جہاں تک سورج کا پرکاش ہوتا ہے وہاں تک اُس کی

درشٹی کام کرتی ہے۔ تب لوگ اپنی نظر کے نیچے دیکھتا ہے۔ دیکھ کر یوگی سورج منڈل سے آگے چلنے کی اچھیا کرتا ہے۔ تو آگے چلنے کا اس کو راستہ نہیں ملتا اُس کی برتی رُک جاتی ہے۔ تب اُسکو کچھ فکر پیدا ہوتا ہے اُس فکر کو چھوڑ کر ہردے میں جو انحد چکر ہے۔ پھر اُس کے اوپر دھیان کرے۔ اُس پر دھیان کرنے سے آگے کا راستہ کھل جائیگا۔ تو برتی ہردے سے اُٹھ کر کنٹھ کے نیچے امرت کوپ چکر پر آجائیگی

امرت کوپ چکر پر یوگی کیا دیکھتا ہے

جب یوگی امرت کوپ چکر پر جاتا ہے۔ تو اس کو معلوم ہوتا ہے کہ ہم بیکنٹھ میں پہنچ گئے ہیں۔ بیکنٹھ وہ جگہ ہے جس جگہ شری وشنو بھگوان و لکشمی جی براج مان ہیں۔ اور جے وجے دو اُن کے دو دوارپال ہیں۔ شری وشنو بھگوان کا جو شریر ہے۔ وہ کیول آتما کے آگے ستوگن کا ہی آورن (پردہ) ہے۔ رجوگن اور تموگن کا آورن بھی

نہیں ہے۔ اور پانچوں تتّ پرتھوی۔ جل۔ اگنی۔ وایو
اور آکاش اِن کا آورن بھی نہیں ہے۔ شُدھ برہم کی جو
سپھرنا ہے۔ اُس کے آگے ستوگن کا آورن یعنے پردہ
ہے وہ شری وشنو جی کا شُدھ شریر ہے۔ اور چار وشنو
جی کی کھشا ہیں۔ (۱) وچار (۲) ست سنگ (۳) ابھیاس
(۴) ویراگ۔ اور ست و سنتوش دو شری وشنو جی
کے چرن ہیں۔ آتم ساکشات کاری بُدھی۔ لکشمی جی کا
سروپ دھارن کر کے ست سنتوش روپی چرنوں میں استھت
ہے۔ اور جن شریر وشنو جی کا نارد روپ سے کام کرتا
ہے۔ دیا۔ دھرم دونوں دوارپال ہیں۔ جے نام دیا
کا ہے اور وجے نام دھرم کا ہے۔ ایسے شُدھ
شریر شری وشنو جی کا جو پُرش دھیان کرتا ہے۔ اور
دیا دھرم دونوں دوارپال اُس کے ہردے میں ہمیشہ
موجود رہتے ہیں۔ وچار۔ ست سنگ۔ ابھیاس۔ ویراگ
اور ست سنتوش یہ سب انگوں کے ساتھ شری وشنو جی
کا جو پُرش ہردے میں دھیان کرتا ہے۔ وہ بیکنٹھ کو
جاتا ہے۔ اور جس کے اندر ایک انگ کی بھی کمی ہو
وہ بیکنٹھ کو نہیں جاتا۔ بیکنٹھ میں کیا نظر ہے؟
جس طرف دیکھو جیسے کی مانند پھول ہی پھول نظر آتے

ہیں۔ اور اُس جگہ کسی اِندریہ کا وِشے نہیں ہے۔ کیونکہ اندریوں کے جو وِشے ہیں وہ سب نیچے کے لوگوں میں جاتے رہے۔ جس سے جیو سورگ میں جاتا ہے۔ اُس جگہ (سورگ) میں زبان کا وشے یعنی رَس نہیں ہے۔ کیونکہ امرت پینے کو ملتا ہے۔ اُس میں زبان کا کوئی رَس نہیں ہے۔ سورگ سے اوپر جب جیو مہرلوک میں جاتا ہے۔ تو اُس جگہ سپرش کا وِشے بھی کٹ جاتا ہے۔ اس جگہ سپرش کا وشے نہیں ہے۔ جب جن لوک میں جیو جاتا ہے۔ اُس جگہ راگ کا وشے کٹ جاتا ہے کیونکہ وہاں راگ کا وشے نہیں ہے۔ جب تپ لوک میں جیو جاتا ہے تو اُس جگہ سُگندھی کا وشے نہیں ہے کیول روپ کا وِشے رہتا ہے۔ وہ بھی کیول شری وشنو بھگوان کا روپ دیکھنے کا وِشے ہے۔

جب جیو بیکنٹھ میں جاتا ہے تو اُس جگہ روپ کا وشے بھی کٹ جاتا ہے۔ اندریں سب شانت ہو جاتی ہیں۔ باہر کے چیزوں کو کھوجنے کی ضرورت نہیں رہتی ہیں۔ کیونکہ اُس کے ہمیشہ دِوّیہ چکشو کھلے رہتے ہیں۔ اور امرت سے ہمیشہ ترپت رہتا ہے۔ ہرکھ۔ شوک۔ کھدا ترکھا۔ شیت۔ اُشن (بھوک۔ پیاس۔ سردی۔ گرمی) یہ

چھ دھرم انتہ کرن کے بھی شانت ہو جاتے ہیں۔ اور وہ ہمیشہ پرم شانت رُوپ رہتا ہے۔

وشنو جی کا شام رنگ ہے۔ جیسے آپ کی آنکھ کی پُتلی جس طرف آپ پُتلی پھیرتے ہیں۔ اُسی طرف آپ دیکھ سکتے ہیں۔ ہماری پُتلی کی نیائیں (مانند) وشنو جی کا سارا شریر ہے۔ اِس لئے وشنو جی چاروں طرف ہی دیکھتے ہیں۔ ایسے شری وشنو جی کا جو دھیان کرتا ہے اَنتوانش کام سب جیووں کی سیوا کرتا ہے۔ وہ بیکنٹھ کو جاتا ہے۔ کیونکہ ہر ایک جیو وشنو جی کا انش ہے دو یا تین گھنٹے یوگی بیکنٹھ کا سُکھ دیکھتا ہے۔ پھر بیکنٹھ کے راستہ ہی سوریہ منڈل میں پہنچ جاتا ہے۔ پھر سوریہ منڈل سے آگے شولوک کا راستہ کھل جاتا ہے۔ تھوڑی دیر میں یوگی شولوک میں پہنچ جاتا ہے۔

یوگی شولوک میں کیا دیکھتا ہے؟

وہاں یوگی کو [illegible] جی کے درشن ہوتے ہیں

یعنے پاربتی سے رہت کھڑے روپ میں درشن ہوتے ہیں
اور گنگا جی اُن کے کپال (سر) میں اور چندرماں اُن
کے مستک میں استھت ہے ۔ گنگا گیان روپ میں
اور چندرماں امرت روپ سے استھت ہے ۔ یوگی ہاں
پر اپنے سامنے مہاپرلیہ دیکھتا ہے ۔ شوجی کے
تیسرے نیتر سے مہاپرلیہ اگنی ایکدم اُتپن ہوتی ہے
اور سارے برہمانڈ میں اگنی ایکدم پھیل جاتی ہے اور
سب دیوتا استھول شریر کو چھوڑ کر سوکشم شریر میں لے
ہوتے جاتے ہیں ۔ اور بھاگا بھاگی سب کی نظر آتی ہے
اور سب جگہ اگنی روپ ہی نظر آتا ہے ۔ سب جگہ
اگنی کی ایک ہی لاٹ نظر آتی ہے اور کوئی چیز نظر نہیں
آتی ۔ اس اگنی کو گنگا جی کی دھارا شانت کرتی ہے ۔ گنگا جی
کی دھارا شانت کرکے پھر شوجی کی جٹا میں استھت
ہو جاتی ہے ۔ اور وہ اگنی بھی ٹھنڈی ہو کر شوجی کے
تیسرے نیتر ہی میں پرویش کر جاتی ہے ۔ پھر کیا دیکھتا
ہے کہ سارا سب جگہ ناش ہو جاتا ہے ۔ کوئی چیز
نظر نہیں آتی ۔ سب طرف نراکار آکاش کی نیائیں یعنی
آکاش کی مانند دھندکار چاروں طرف معلوم ہوتا ہے
نور ہی نور دکھائی پڑتا ہے اور یوگی اپنے آپ کو

کبھی نرادھار میں کھڑا دیکھتا ہے۔ اُس وقت اپنے شریر کو ایسا ہلکا دیکھتا ہے جیسے بھاپ (دھوئیں) کا پتلا۔ اوٹھنا۔ بیٹھنا۔ لیٹنا۔ اُس وقت اپنی سب کریا ئیں سے آکاش میں ہی کرتا ہے۔ سنکلپ کے ساتھ ہی اُس کا شریر چلنے کی سامرتھ رکھتا ہے۔ اُس وقت اُس کو یہ گیان ہوتا ہے کہ اب میرا شریر پرارَبدھ کے آسرے نہیں ہے۔ میرے سنکلپ سے رَچا ہُوا شریر میرے سنکلپ کے آسرے ہے۔ جب تک میرا سنکلپ ہے گا تب تک میرا شریر رہیگا۔ اُس وقت اُس کو کال کا نہیں رہتا۔ من کے برابر اُس شریر کو چلنے کی سامرتھ ہوتی ہے یعنے من کے ساتھ ہی شریر چلتا ہے ہر ایک تتّ میں اِسکو پرویش کرنے کی سامرتھ (طاقت) ہوتی ہے۔ کوئی دُکھ اور کوئی بھے اُس کے اندر نہیں رہتا۔ شوجی کی کرپا سے اُس کو شولوک میں جانے سے نہچے گیان ہوتا ہے۔ پھر یوگی شولوک سے آگے چلتا ہے۔ سفوڑی دُور میں آگیا چکر آتا ہے۔

آخر شریر اور من کی برتی پران وائو کیساتھ آگیا چکر میں پہنچ جاتی ہے۔

یوگی آگیا چکر میں کیا دیکھتا ہے؟

جب یوگی آگیا چکر میں جاتا ہے۔ تو اُس کو معلوم ہوتا ہے کہ ہم ستّ لوک میں پہنچ گئے ہیں۔ وہاں پہ اُس کو جوتی سروپ کے درشن ہوتے ہیں۔ ایک لمبی چوڑی بینے گولہ آکار جگہ میں اُس کو جوتی کے درشن ہوتے ہیں۔ وہی جوتی سروپ ہے۔ پھر کیا دیکھتا ہے کہ شوجی بھی گنگا اور چندرماں سمیت اُس جوتی میں پرویش کر جاتے ہیں۔ کیول جوتی ہی جوتی رہتی ہے۔ اُس کے چاروں طرف چار کھمبے ہیں اور اُن کے اوپر سفید چادر تنی ہے۔ اُس سفید چادر کے اوپر سفید رنگ کی دھجا پھر پھراتی ہے۔ پھر یوگی اتنی بات کو دیکھ کر انحد چکر پر آکر اُس جوتی آکار کا دھیان کر وہ جوتی لِنگ ہے۔ ایسے ہردے سے لیکر ستّ لوک تک ایک دو آبرتی کرنے سے اُس کو نیجُ روپ کے درشن ہوتے ہیں۔ وہ نیجُ روپ کیسا ہے کہ ساکار تو پہلے ہی ناش ہو گیا تھا۔ اور دُھندو کا رُوپ تھا۔ وہ دُھندو کا روپ جگہ ناش ہو جاتا ہے۔ کیول شُوَرج

کی نیابیں (مانند) تیج پرکاش ہے۔ جیسے سورج چاند اور
اگنی وغیرہ نہیں ہیں جس طرف دیکھو تیج ہی تیج نظر آتا
ہے۔ ایسا مہا تیج پرکاش سرب دیاپک روپ باہر کے نیترو
سے نہیں دیکھ سکتا۔ اس کو دویہ چکشو ہی دیکھنے کی سامرتھ
رکھتے ہیں۔ وہ برہم سروپ ہے۔

مایا۔ اودیا۔ سمپورن جگت کا اس میں نرابھاس ہے
جیسے سورج میں اندھکار کا نرابھاس ہے۔ اس تت
یوگی اپنے شریر کے اندر باہر اسی تیج مے روپ کا دھیان
کرتا ہے۔ جیسے تیج مے روپ سے دھند کار کا ناش ہو گیا
سب جگہ تیج ہی تیج ہو گیا۔ ایسے ہی سب جگہ اندر باہر
اس کا شریر تیج میں ہی مل جاتا ہے ❊

ایسے ہی جو پرش پدم آسن لگا کر ابھیاس میں بیٹھے اور
اپنے شریر کو شدھ مانے۔ جیسے شیشہ شدھ ہوتا ہے۔
ایسے ہی ہڈی ماس۔ ناڑی۔ روم روم وغیرہ اپنا شدھ
مانے۔ اور اس تیج مے روپ کا اندر باہر سب جگہ دھیان
کرے۔ اس کی اودیا ناش ہو جاتی ہے۔ اور اندر باہر
گیان کا پرکاش ہو جاتا ہے۔ وہ پرش کبھی آخیر میں
شدھ سروپ سے مل جاتا ہے۔ شردھا کے ساتھ جو
پرش کرتے ہیں۔ ان کو ایسے روپ کی پراپتی ہو جاتی ہے

اور اگیان اوستھا کے پُرشوں کی ایسی حالت ہوتی ہے
کہ جیسے سُورج کے پرکاش میں کئی جیوُوں کو اندھکار معلوم
ہوتا ہے۔ ایسے جو اگیانی ہٹھی پُرش ہیں۔ سمجھ کال تک
اُن کے دِوِّیہ چکشو نہیں کھُلتے۔ اور اُن کو ایسے اُتم سُروپ
کا نِشچیہ نہیں ہوتا۔ اور اُن کو آنند کبھی نہیں ہوتا۔

گیان کی سات بھومکا یعنی درجے

اِن سات ہی بھومکاؤں میں سارا برہمانڈ استھت
ہے۔ اِن سات ہی بھومکاؤں میں ایک آتما بودھ روپ
ہوکر پرکاشتا ہے۔

(۱)۔ پہلی اوستھا گیان کی کون سی ہے؟ یعنے جن میں
تمام جڑ پدارتھ استھت ہیں۔ پرتھوی۔ جل۔
اگنی۔ وایو اور تمام بناسپتی۔ یہ سب جڑ روپ میں
استھت ہیں۔ اِن میں اندریہ اور انتہ کرن نہیں
ہے۔ سوبھاوک اِن میں بڑھنے کی شکتی ہے۔ جیسے
ہمارے سر کے بال۔ اِن کے اندریہ اور انتہ کرن
تمو گن اوستھا میں لے ہوتے ہیں۔ جیسے ہماری

سُشپتی اوسنھا ہے۔ یعنے ایسی اوستھا جیسے ڈاکٹر کلوروفارم سنگھاکر آدمی کو بیہوش کر دیتا ہے۔ اور اُس وقت دُکھ معلوم کرنیوالا انتہ کرن تموگن میں لے ہو جاتا ہے اُس کے شریر کا کوئی حصّہ کاٹ دیا جاوے اُس کو دُکھ معلوم نہیں ہوتا یہ اوستھا ہماری جڑ روپ کے ساتھ ملتی ہے۔

(۲) دوسری اوستھا گیان کی جب پراپت ہوتی ہے تب انتہ کرن کے ذریعہ اندریوں کی طرف آتما کا تھوڑا پرکاش ہوتا ہے۔ اُس میں تھوڑا ایک دو اندریوں کا دھرم بلوان ہوتا ہے۔ اور اُس کے انتہ کرن میں زیادہ سمجھ کا مادہ نہیں ہوتا۔ اُس میں بال اوستھا۔ سوپن اوستھا۔ بھوت یونی اسیغنٹ ہیں۔ جیسے کسی بالک کے سامنے آپ کوئی پھل رکھ دیویں تو وہ اُس کے ساتھ ہی کھیلتا رہے گا۔ جب وہ آگے سے اُٹھا لیا جاوے اور دوسرا رکھ دیا جاوے تو وہ اُسی سے کھیلنے لگے گا اُسکو نیتروں کا وشئے تھوڑا سا ہے۔ لیکن یہ وچار نہیں ہے۔ کہ پھل کہاں چلا گیا۔ ایسے ہی سوپن اوستھا میں ایک بادشاہی مل جائے۔ جاگے تو بادشاہی نشٹ ہوگئی پھر سوئے سوپن آیا۔ اُس سوپن میں دوسری

بادشاہی ملی۔ اُسکو یہ گیان نہیں ہوتا کہ پہلے سوپن میں بھی مجھکو بادشاہی ملی تھی وہ نشٹ ہوگئی تھی۔ اب دوسری ملی ہے۔ اس بات کا اُسکو وچار نہیں ہوتا۔ کہ جو سنسکار نیتروں کے سامنے ہوتا ہے۔ اُسی کے ساتھ وہ لیلا کرتا ہے۔ ایسے ہی بھوت یونی کھونٹوں کی وایو جس جگہ پر ٹھہر گئی۔ اُسی جگہ میں شہر بازار رنگ رُوپ سب رچ لیتے ہیں جب وہاں سے پھر آگے چلے تو وہ پہلا سامان سب نشٹ ہوجاتا ہے۔ آگے پھر سنکلپ سے نیا رچ لیتے ہیں اُنکو یہ وچار نہیں ہوتا۔ کہ ہمارا پہلا سامان نشٹ ہوگیا ہے۔ بھوت یونی سوپن اوستھا۔ بال اوستھا یہ سب گیان کی دوسری بھومکا میں استھت ہیں۔

(۳) جب تیسری بھومکا گیان کی آتی ہے۔ اُس وقت پشو سنگیہ میں شامل ہوتا ہے۔ پشوؤں کے اندر چار قسم کا گیان ہی پردے میں اٹل بدل ہوتا رہتا ہے۔ آہار نندرا۔ بھے میتھن اِن چاروں کے سوا اور کچھ اُن کے پردے میں نہیں ہوتا۔ اگر کوئی منش اس چار پرکار کے گیان میں ہی لپٹا رہتا ہے۔ تو وہ بھی پشو ہی ہے۔ یہ تیسری بھومکا گیان کی ہے۔

(۴) چوتھی بھومکا جب آتی ہے تو انتہ کرن میں بہت

سارے وچار ہوتے ہیں۔ آہار۔ نیدرا۔ بھے اور میتھن اور
بھین بھائی۔ نانا پتا۔ تایا چاچا اور بھی سب دھرم کرم
دیوتا اوتار رشی پتر اور تیرتھ پن پاپ کی برتی ادل بدل
ہوتی رہتی ہے۔ اِس گیان کے درجے میں بہت نشٹ ہیں
اور اِس درجے سے جیو گرہ بھی جاتا ہے۔ جو سُشوپتی
میں چلا جاتا ہے۔ کیونکہ اُس میں آتما کا نشچیہ نہیں
ہوتا۔ کہ آتم سروپ کیسا ہے۔ یہ اوستھا ایسی ہے کہ جیسے
ہزاروں آدمی کسی سواری میں بیٹھ کر آدھی رات کو
ہزار میل چلا جاوے۔ اور آدھی رات میں وہاں اُتارا
جاوے۔ تو اُن کا دماغ چکر کھا جاتا ہے۔ اور اُن کو
پورب پچھم کا گیان نہیں رہتا۔ کہ پورب کس طرف ہے
اور پچھم کس طرف ہے۔ ایسے ہی ہمارے آجکل کے
مذہب ہیں۔ جس طرف جس کا منہ ہوتا ہے وہ اُسی طرف
پورب کہتا ہے۔ کیونکہ آتم سروپ کا گیان کسی کو نہیں
ہے۔ اسواسطے اُن کی آپس میں رائے نہیں ملتی۔ یہ
اوستھا ایسی ہے۔ جیسے چھ اندھوں نے ہاتھی دیکھا
ایک نے اُس کی دُم (پونچھ) پکڑی۔ دوسرے نے اُس کی
لات پکڑی۔ تیسرے نے اُسکی سونڈ پکڑی۔ چوتھے نے
کان پکڑے۔ پانچویں نے نیچے سے اُس کا پیٹ پکڑا۔ چھٹے

نے اُس کی پنچھ پکڑی جب اُن چھیوں سے پوچھا گیا
تم نے ہاتھی دیکھا۔ تو وہ کہتے ہیں کہ ہاں دیکھا۔ اُن سے
پوچھا کہ کیسا ہاتھی ہے۔ پہلا کہتا ہے کہ رسّے جیسا
ہاتھی ہے دوسرا کہتا ہے کہ تھم (ستون) جیسا ہاتھی
ہے۔ تیسرے سے پوچھا تو وہ کہتا ہے کہ میں نے سانپ جیسا
ہاتھی دیکھا ہے۔ چوتھے سے پوچھو تو وہ کہتا ہے کہ میں
نے چھاج جیسا ہاتھی دیکھا ہے۔ پانچواں کہتا ہے کہ
میں نے ایسا ہاتھی " دیکھا ہے جیسے پہاڑ کھڑا ہے
چھٹواں کہتا ہے کہ میں نے ایسا دیکھا ہے۔ جیسے ایک
چار کونا چبوترا بنا ہوا ہے۔ اُن چھیوں نے ہاتھی کا
تھوڑا تھوڑا انوبھو کیا۔ اور اُن کی رائے نہیں ملی۔
نیتروں والا جو پُرش ہے۔ اُن سے بحث نہیں کرتا۔
وہ سمجھتا ہے کہ ان کا قصور نہیں اُن کے نیتروں کا
قصور ہے۔ ایسے ہی دِوّیہ چکشو والے جو پُرش ہیں
اگیانی جیوں سے بحث نہیں کرتے۔ وہ جانتے ہیں
کہ جہاں تک اِن کی سمجھ ہے۔ اُتنی ہی یہ بات کرتے ہیں
اِن کی سمجھ سے باہر بات اور بحث کرنی اِن کے لیے
بے ارتھ ہے۔ سمجھدار پُرش اُن کی سب بات سنتے ہیں
اور ہرکھ شوک سے رہت رہتے ہیں۔ یہ چوتھا درجہ

گیان کا ہے۔ اور چوتھے درجے میں تین پرکار کی وانسا
بلوان رہتی ہے۔ (۱) سندسارک (۲) شاستر کی (۳)
شاریرک :

(۵) جب پانچویں بھومکا آتی ہے تو اُس وقت آتما کا انوبھو
گیان ہوتا ہے۔ انوبھو ایسے ہوتا ہے کہ جیسے آدھی رات
کے بعد پراتا کال سورج کی لالی نظر آتی ہے جس نے
سورج کبھی نہیں دیکھا۔ اسکو یہ معلوم نہیں کہ یہ لالی
کس کی ہے۔ لیکن اُس کو اس بات کا پورن وشواس ہو
جاتا ہے۔ کہ جس کی یہ لالی ہے وہ کوئی چیز ضرور ہے
ایسے ہی پانچویں درجے والے کو اپنے اندر پرکاش معلوم
ہوتا ہے۔ کہ کسی کا پرکاش اندر ہے۔ جب ایسا پرکاش ہوتا
ہے۔ تو اُس کی سنسارک وانسا ہردے سے دور ہو جاتی
ہے۔ اُس وقت اُس کو پورن ویراگ کی اوستھا ہوتی ہے
اُس سے دھن پدارتھ استری پتر سب کو دکھ روپ
جان کر تیاگ کرتا ہے۔ بالکل ہی سنسار کے سُکھ کی
باسنا جاتی رہتی ہے

(۶) جب چھٹا درجہ آتا ہے۔ اُس وقت ایسا ہوتا ہے
کہ جیسے پراتا کال سورج اودے ہوا اور اُسکو نشچیہ
ہوا کہ جس کی لالی تھی وہ ساکشات کار اودے ہو گیا

ایسے ہی اندر اُسکو آتما کا ساکشات کار ہوتا ہے۔ اُسکو نشچیہ ہو جاتا ہے کہ یہ ہی آتم سروپ ہے۔ اُس وقت اُس کو شاستر باسنا نہیں رہتی۔ جیسے کسی آدمی کے ہاتھ میں شیشہ ہو تو اُس کو یہ پوچھنے کی ضرورت نہیں رہتی کہ میرا منہ کیسا ہے۔ ایسے ہی آتما کا جب ساکشات کار ہوتا ہے۔ تب اُس کو شاستر کی ضرورت نہیں رہتی آپ ہی آتما کو جانتا ہے۔ اُس وقت تک اُس کو شاریرک باسنا بنی رہتی ہے۔ یہ کہتا ہے کہ اِس شریر سے آتما کا ساکشات کار ہوا ہے۔ بنا رہے تو اچھا ہے۔ اُس وقت اُس کو وہ بہت بنی رہتی ہے کہ یہ آتما برہم سروپ ہے اور میں جیو ہوں۔ تب اور ابھیاس کرتا ہے۔

(۷) پھر اُسکو ساتویں بھومکا پراپت ہوتی ہے۔ اور ساتویں بھومکا میں اکھنڈ روپ آتما کا پرکاش ہوتا ہے۔ یہ ایک ویسی سورج ہے۔ وہ آتما سرب دیسی سورج ہے۔ جیسے کئی سورج آکاش میں پرکاش کریں اور کئی کوٹ پرتھوی پر پرکاش کریں تو مہا تیج روپ پرکاش ہوتا ہے۔ ایسے پرکاش روپ میں ایک کانچ (شیشی) کا گھڑا رکھ دیں اُس گھڑے کے اندر

اور باہر ایک جیسا پرکاش ہوتا ہے۔ ایسے ہی ساتویں
بھومکا والے کا شریر ہوتا ہے۔ اندر اور باہر ایک
جیسا آتم سروپ کا پرکاش ہوتا ہے اُس وقت اُس کی
شادیرک باسنا جاتی رہتی ہے۔ جیسے برف کا گھڑا جل
سے بھر کر سمندر میں چھوڑ دیں تو گال پر شارتھ سے
ہی جل روپ ہو جائیگا۔ آتما روپی سمندر سرب دیاپک
ہے۔ یہ سمندر ایک ویسی ہے۔ جب تک ساتویں بھومکا
والے کا شریر رہے تو وہ گھر میں یا جنگل میں اتھوا
براہمن کے گھر رہے یا چانڈال کے سادھوؤں میں رہے
یا بیسوا کے گھر وہ سب جگہ نردوش ہے۔ ایسا پرش
بار بار نمسکار کرنے یوگیہ ہے۔

جب تک وہ ادھیاس ہے۔ تب تک نش کو پرشارتھ
کرنا چاہیئے۔ جب تک منش آپ اُس درجے میں نہ پہنچے
تب تک اُس درجے کے پرشوں کی پوری حالت کو نہیں
جان سکتا ہے۔

اونکار کی اُپتی

اوم شبد برہم کا واچک ہے۔ برہم الکھ نشاست بودھ

یعنی اصل روپ ہے۔ اَجر (یعنی ہمیشہ ایک جیسا رہنے
والا ہے) امر ہے (یعنی جس کا ناش نہیں ہوتا ہے)
سرب ویاپک۔ نراکار (آکار سے رہت) گیان روپ
یعنی گیان سنا ہی ہے انہیں سرشٹی سے پہلے سچیرنتا
روپ مایا شکتی کی اُتپتی ہوتی ہے۔ جیسے سمندر سے
لہر کی اُتپتی ہوتی ہے۔ اس سچیرنتا روپ مایا کی اُتپتی
میں آ کا اوچارن ہوتا ہے۔ اور اُس کے تتو (دھیان)
میں او کی اُتپتی ہوتی ہے۔ اور سچیرنتا روپ مایا کی
سماپتی پر ما کی اُتپتی ہوتی ہے۔ اور اردھ بندو اُس
سچیرنتا روپ مایا میں گیان سنتا ہے سب سرشٹی سے
پہلے برہم سے اوم شبد کی اُتپتی ہوئی۔ اوم کی برہم سے
اُتپتی ہے۔ اس واسطے اوم شبد کا ابھیاس کرنے سے
جیو جلدی ہی برہم کے ساتھ مل جاتا ہے۔ جہانتک
سچیرنتا روپ مایا کی لہر اُٹھی ہے وہاں تک ہی وراٹ
یعنی برہمانڈ کی حد ہے۔ برہم کی اس سچیرنتا روپ مایا
کو ہی ہرنیہ گربھ کہتے ہیں۔ ہرنیہ اس کا نام اس واسطے
ہے کہ سونے کی مانند اس کا رنگ ہے۔ گربھ اس واسطے
ہے کہ سورج۔ چندر۔ تارا گن لوکا لوک چودہ بھون اُس
کی تہہ کے اندر یعنی اُس کے گربھ یعنی پیٹ میں ہیں

اسواسطے اُس کا نام ہرنیہ گربھ ہے ۔ اُس کی سمپورن
حد تک آ۔ او۔ ما تینوں اکشر شبد روپ سے ویاپک
ہیں۔ اردھ ہندو اُس میں گیان سنیہ بھی ویاپک ہے۔
اُوم شبد کے اندر سارے برھمانڈ کی استھتی ہے۔
جو پرش شدھ چت ہوکر اوم کا اُچارن اور دھیان کرے
اُس کے دھیان میں سمپورن ہرنیہ گربھ آجاتا ہے۔
یعنی برھمانڈ سارا ہی اُس کے اندر آجاتا ہے اور
سب دیوی دیوتا جو برھمانڈ کے اندر ہیں۔ اُس میں آ
جاتے ہیں۔ اُس کے دھیان میں ہرنیہ گربھا ور
برھمانڈ ایسا آتا ہے۔ جیسے پیپل کے بیج کے اندر پیپل
کا درخت موجود ہوتا ہے۔ جب بیج کا پردہ پھٹتا
تو سمپورن درخت پھل پھول پتہ شاخ سب نظر
آتا ہے۔ ایسے ہی اوم شبد کا ابھیاس کرنے سے
جب میل کا پردہ پھٹے گا۔ تو سارا برھمانڈ اُس کے
اندر نظر آویگا

یوگ کی پراپتی کا دوسرا طریقہ

اگر کوئی آدمی اوشدھی نہیں بنا سکتا تو اسکا اپائے ہیں

پراتاکال تین چار بجے اُٹھکر اشنان کرے اور آسن پر
پدم آسن سے بیٹھے۔ دونوں ہاتھ دونوں گوڈوں پر سیدھے
رکھے یا اُلٹے رکھے جس سے اُس کے بدن میں حرکت
نہ ہو۔ ساری کایا سر اور گردن سیدھا رکھے تین چار
یا چھ گھنٹے یا اس سے بھی زیادہ آرام سے آسن پر
بیٹھے۔ ایکانت استھان ہو۔ ایسے بیٹھکر سوَر کے ساتھ
اوم شبد کا اُچارن کرے۔ جب برتی تھک جاوے۔
ہردے میں پرکاش روپ آتما کا دھیان کرے۔ جو
جو سنکلپ ہردے میں پیدا ہوں اُن سنکلپوں کو درشٹی
کے دھیان سے دبانا جاوے۔ ایسا دھیان ہردے میں
کرے جو بار بار نیتر نہ ہلیں۔ اگر نیتر کھولنے کی ضرورت
پڑے۔ تو ناسکا کے اگربھاگ کو دیکھے۔ جب درشٹی تھک
جاوے تو پھر ہردے میں دھیان کرے۔ لینے
کے بعد پھر اُچارن کرے۔ دھیان اور اُچارن میں
ہی من کو لگائے رکھے۔ اور کوئی سنکلپ ہردے
میں نہ آنے دے۔ ایسے کرنے سے کچھ کال میں ہردے
کا کنول سیدھا ہو جاتا ہے۔ جب کنول سیدھا ہو جاتا
ہے۔ تو ہردے سے اَنحد شبد کی اُتپتی ہو جاتی ہے
وہ شبد [illegible] سے ہوتے

ہوئے برہم رندھر کو جاتا ہے۔ پران وایو بھی اُسی کے ساتھ چلانے لگتا ہے۔ یہ پران وایو ورشٹ برہم رندھر کو پہنچتا ہے۔ اُس وقت پران وایو کی رفتار سے سر کے تمام مسامات ناڑیوں کے کھلنے لگتے ہیں۔ اور ہر ایک ناڑی سے پران وایو سر کے راستے باہر نکلنے کی کوشش کرتا ہے۔ اگر ناڑی میں کچھ کمزوری ہو تو پران وایو کے زور سے ناڑی پلٹا کھا جاتی ہے۔ تو سر یا پٹھوں کے کسی حصے میں درد ہونے لگتا ہے۔ یا تو اُس جگہ مالش کرے یا دبانے سے تھوڑی دیر میں درد ہٹ جاوے گا۔ پھر ابھیاس کرنا آرنبھ کرے۔ مسامات کھلنے کے وقت سر میں کئی بار ٹھٹھیاروں برتنوں جیسی بڑے زور سے آواز آوے گی۔ اور پھر آواز کبھی بادل کی گرج کی طرح کئی بار آوے گی۔ اور سر میں نشہ اور غبار جیسا معلوم ہوگا۔ ایسا معلوم ہوگا کہ سر کو کوئی اوپر کی طرف اٹھاتا ہے۔ جب مسامات نہیں کھلے تب تک یہ حالت رہے گی جب مسامات کھل جاویں گے تو سر کے راستہ پران وایو سب مساموں سے نکلنے لگے گی اور وایو کی آواز مساموں کے راستے نکلتا شاں شاں کرتا معلوم ہو جائیگا۔ اس وقت نشہ و غبار اور آواز سب ہٹ جاوے گی۔ کسی قسم کی تکلیف نہ رہے گی خوب

زور سے شبد کا اوچارن کرے۔ جو اپنے سارے شریر سے شبد کی حرکت باہر نکلتی اُسکو معلوم ہووے پھر شریر کی سب ناڑیوں کے ہر ایک مسامات پر انحد شبد اور پران وایو نکلتی معلوم ہوگی اُس وقت اُس کا شریر شُدھ ہو جاتا ہے۔ اور شریر کا سب بھاری پن جاتا رہیگا۔ شریر ایسا صاف اور ہلکا معلوم ہوگا۔ جیسے بھاپ کا پتلا۔ جیسا باہر کا آکاش شانت ہے۔ ایسا اُس کا ہردے آکاش اور چت آکاش ہیں چت (من) شانت ہو جائیگا۔ اُس وقت اُسکا سنکلپ اُٹھاتا سے بہت ہوتا ہے۔ اُس کا سنکلپ شریر کی حد کو چھوڑ کر باہر کے آکاش سے مل جاتا ہے۔ شدھ اکھنڈ گیان میں اُسکی برتی لے ہو جاتی ہے۔ جیسے پانی کی بوند سمندر میں لے ہو جاتی ہے۔ ایسے ہی من چنچلتا اور جدائی کو چھوڑ کر برہم گیان سروپ کے ساتھ مل جاتا ہے آگھم گیان ہی گیان ہوتا ہے۔ وہ اور جگت کا نربھاس ہوتا ہے

اس ابھیاس کو ہر ایک استری اور پُرش کر سکتا ہے چاہے کوئی ساری رات ابھیاس کرے یہ اُس کے اختیار کی بات ہے تھوڑا تھوڑا ۔۔۔ مرچیں اور کوئی قابض

اور گرم خشک چیز نہ کھاوے - روزانہ آہار (کھانے) میں ادلی بدل نہ کرے۔ اس میں قبضی کی شکائیت ہو جاتی ہے۔ نرم غذا دودھ گھی آدک تر چیزیں سیون کرے۔ جس سے خشکی پیدا نہ ہو۔ بیٹھنے کے واسطے خوب روئی کا موٹا گدیلا رکھے جس پر دیر تک بیٹھنے سے تکلیف نہ ہو۔ جب سب مسامات کھل جائینگے تو اُس کے شریر سے بُو نہیں آوے گی۔ ایک قسم کی سُگندھی پیدا ہو جائیگی۔ نہائے یا نہ نہائے یہ اُس کے اختیاری بات ہے ۔

شبد کی اُتپتی کیسے ہوتی ہے

شبد دویا کے آکنڈ بودھ روپ یعنے اچل گیان روپ سے سپھرنتا روپ ودیا کی اُتپتی ہوتی ہے۔ اور کئی کوٹ یوجن لمبی دچوڑی وہ سپھرنتا ہوتی ہے۔ اُس سپھرنتا اور آتما کی سندھی میں سپھرنتا کی حرکت سے اودیا کی اُتپتی ہوتی ہے۔ یعنے سپھرنتا کے چاروں طرف اودیا کا گھیرا بن جاتا ہے۔ اُس گھیرے کے اندر جو سپھرنتا ہے اور سپھرنتا کے ... اُتپن ہوتا ہے اس میں شبد پیدا

پیدا ہُوا کہ میں ہوں اِس بچھڑنے سے اہنکار کی اُتپتی ہوئی۔ اہنکار سے جدائی ہو گئی۔ پہلے یہ بچھڑنا ہُوا کہ میں ایک ہوں۔ پھر اُس میں ایسا بچھڑنا ہُوا کہ ایک سے بہت ہوں۔ ایکو ہنگ بہو سیامی۔ ایک کہنے سے ستوگُن کی اُتپتی ہوئی۔ ہنگ کہنے سے رجوگُن کی اُتپتی ہوئی۔ بہو کہنے سے تموگُن کی اُتپتی ہوئی۔ سیامی کہنے سے اودیا کی شامتا بڑھ گئی۔ شامتا کی جو حالت تھی اُس کے اندر سوکشم روپ رجوگُنی ہنگ بیج (یعنے شبد) تھا۔ اُس سے شبد کی اُتپتی ہوئی۔ سرب دیاپک شبد کی گنجار سے شامتا کے اندر آکاش کے سوکشم پرمانوؤں کی اُتپتی ہوئی۔ آکاش کے پرمانوؤں کی حرکت سے وایو کی اُتپتی ہوئی۔ وایو کی رگڑ آکاش کے پرمانوؤں کے ساتھ ہونے سے اگنی کی اُتپتی ہوئی اگنی نے جب ٹھنڈی وایو سے ٹکر کھائی تو جل کی اُتپتی ہوئی۔ جل نے جب اگنی سے ٹکر کھائی تو جھاگ کی اُتپتی ہوئی۔ جھاگ نے جب جل کے ساتھ ٹکر (رگڑ) کھائی تو بیج آکار پرتھوی پیدا ہوئی۔ جس کی بُدھی آکاش کو ہی نہیں جانتی وہ ایسے آتم سروپ کو کیا جانے گی۔ ذرا بُدھی اور دیاغ کو اسپھر کر کے اِن کی اترائی دیکھو۔ دیکھو پرتھوی سب سے موٹی اور سخت ہے اس تو سرا ایک

جیو یعنے تنش ماتر جانتا ہے - پرتھوی سے جل سوکشم (باریک) ہے - جل سے اگنی سوکشم ہے - اگنی سے سوکشم وایو ہے - پرتھوی جل اگنی کا رنگ معلوم ہوتا ہے - چوتھا درجہ وایو کا ایسا باریک ہوگیا - کہ ہر ایک کو معلوم نہیں ہوتا کہ وایو کا کیا رنگ ہے - وایو جب سپرش کرتی ہے تب معلوم ہوتا ہے کہ وایو ہے - پانچواں درجہ سوکشمتا یعنے باریکی میں آکاش کا ہے - نہ تو وہ سپرش کرتا ہے نہ معلوم ہوتا ہے - ایسی باریک حالت ہوگئی ہے - کہ اُسکو ہر ایک آدمی نہیں سمجھ سکتا - پرتھوی - جل اگنی وایو آکاش اِن کو آپ نے جانا کہ کیسا درجہ باریکی میں اُترتا چلا آیا - آکاش سے باریک یعنے سوکشم گن ہیں ہر ایک تتّ میں تینوں گن ملے رہتے ہیں اور اُن گنوں کے الگ الگ دھرم اپنا کام کرتے ہیں - جیسے اگنی ایک تتّ ہے - اُس میں تین گن کام کرتے ہیں - اگنی کا جو پرکاش ہے یہ ستوگن کا دھرم ہے - اگنی میں جو پاچک شکتی ہے جو ہر ایک کے اندر رس کو پچاتی ہے وہ رجوگن کا دھرم ہے اگنی میں جو داہ شکتی (یعنے جلانے کی طاقت ہے) یہ تموگن کا دھرم ہے - ایسے ہی ہر ایک تتّ میں تینوں گن اپنا اپنا دھرم دکھلاتے ہیں - یعنے آکاش سے سوکشم

گُن ہیں۔ ستوگُن۔ رجوگُن۔ تموگُن۔ اور گُنوں سے سوکشم اہنکار ہے۔ جو ہر ایک کے اندر جدائی کرتا ہے۔ اور اسی کو شیطان بھی کہتے ہیں۔ کیونکہ خُدا کے ساتھ نہیں ملنے دیتا یعنے جدائی کر دیتا ہے۔ اہنکار سے سوکشم اودیا ہے۔ اودیا میل یعنے چھایا۔ سوکشم رُوپ میں اسی کو اودیا کہتے ہیں۔ اودیا سے اہنکار کی اُتپتی ہے۔ اودیا سے سوکشم مایا۔ مایا سے برہم سوکشم ہے۔ اتنا درجہ برہم کا سوکشم ہے۔ ذرا دماغ کو ٹھہرا کر دیکھیں کہ انتر ائی میں سوکشمتا کیسے چلی ہے۔ پرتھوی۔ جل۔ اگنی۔ وایو۔ آکاش۔ گُن۔ تموگُن۔ رجوگُن۔ ستوگُن۔ اہنکار۔ اودیا۔ مایا۔ یہ سب جڑ ہیں۔ ایک دوسرے کو نہیں جان سکتے۔ مایا سے سوکشم برہم ہے۔ جو سرب ویاپک اور سب کے جاننے والا۔ شُدھ بُدھ رُوپ اجر۔ امر۔ آتما سروپ ہے

آپس میں رائے کیوں نہیں ملتی

بُدھی یعنے دماغ نرگنی ہوتی ہے۔ یعنے بُدھی کے آگے ان تینوں گُنوں کا آورن یعنے پردہ ہوتا ہے۔ رجوگُن۔

تموگن ۔ ستوگن ۔ بدھی کے آگے جس گن کا پردہ یعنے اور
بلوان (زبردست) ہوتا ہے ۔ آتما بدھی دوارا ہوکر اُس
گن کے کرم کو اچھا سمجھتا ہے ۔ یعنے جیسے شیشہ سبز
لال اور سفید رنگ کا ہوتا ہے ۔ جس رنگ کا شیشہ عینک
میں لگا ہو ۔ وہ عینک آنکھ پر لگانے سے سب جگہ اپنا
ہی رنگ دکھاتی ہے ۔ ایسے بدھی روپی آنکھ کے آگے
جس گن کا شیشہ یعنے پردہ آجائے تو بدھی اُسی دھرم
کو بلوان اور اچھا آتما کو دکھلاتی ہے ۔ آتما بدھی دوارا
ہوکر اُسی گن کے دھرم اور کرم کو اچھا سمجھتی ہے ۔
اور شاستر میں نرگنی بات ہے ۔ جس گن کی بدھی ہوتی
ہے ۔ شاستر سے اُسی گن کی شہادت لیکر اُس کام کو
کرنے لگتی ہے ۔ شاستر کا اُپدیش سب کے لئے ایسا ہوتا
ہے ۔ جیسے آکاش سے پانی سب کے لئے ایک جیسا آتا
ہے ۔ جیسی چیز کے ساتھ مل جائے اُسی کا رنگ لے لیتا
ہے ۔ جیسے آکاش سے جل صاف مٹی کے اوپر گرا تو صاف
رہتا ہے جیسے شیشہ کے اوپر جل گرنے سے صاف
رہتا ہے ۔ اور میٹھے میں گر جائے تو میٹھا ہو جاتا ہے
اور زہریلی زمین پر گرنے سے زہر ہو جاتا ہے ۔ اس میں جل
کا کچھ دوش نہیں ۔ ایسے ہی شاستر اُپدیش کا کچھ دوش نہیں ہے

بُدھی روپی زمین کے ساتھ جس گُن کا دھرم بلوان رہتا ہے۔ آتما اُسی دھرم کے ساتھ مِل جاتا ہے۔ اور اُسی گُن کی شہادت کو لیتا ہے۔ جیسے شاستر کا ایک اُپدیش ہے۔ یعنے سب کے واسطے ایک اُپدیش ہے۔ کہ آتما سرب ویاپک ہے۔ اس اُپدیش کو ہزاروں آدمی سُننے والے ہیں۔ ستوگنی۔ رجوگنی۔ تموگنی۔ جب ستوگنی نے سُنا کہ آتما ایک سرب ویاپک ہے۔ اُس کو یہ اُپدیش ایسا معلوم ہوا جیسے شیشہ پر صاف جل ہے۔ اُس کو یہ نتیجہ ہُوا کہ ایسا ہی شُدھ آتما جنم مرن سے رہت ہے۔ جیسے اُس جل کے اندر کوئی رنگ نہیں ایسے ہی آتما کے اندر کوئی واسنا نہیں۔ یعنی شُدھ ہے جیون مُکت ہوکر سنسار میں وچرا اور جو رجوگنی تھا اُس کو ایسا نتیجہ ہُوا کہ جیسا میٹھے میں جل۔ اُسکو ایسا رَس پیدا ہُوا کہ جیسا میرے اندر آتما ہے ایسا سب کے اندر ہے۔ اُس نے یہ نتیجہ کیا کہ کسی کو دُکھ نہیں دینا چاہیئے۔ جیسا مجھکو دُکھ ہوتا ہے ایسا ہی سب کو دُکھ ہوتا ہے وہ اچھے کرم کرنے لگا اور سورگ کا ادھیکاری ہونے لگا۔ اور جو تموگنی تھا اُس نے اُپدیش سُنا کہ آتما ایک سرب ویاپک ہے۔ تو اُس کو نتیجہ ہُوا کہ شراب مانس رنڈ بازی اور جتنے

تو کرم ہیں۔ سب ہیں آتما ایک ہے۔ اُس کو شاستر کا اُپدیش ایسا ہُوا کہ زہریلی دھرتی میں جل گرا۔ اور سب کے لئے دُکھ دائیک ہُوا۔ ایسے ہی دغنہ آسانت جو جیو ہیں اُن کو آتما کا اُپدیش نشٹ کرتا ہے۔ جیسے ویدانت مارگ اُن کے لئے نشیدھ ہے۔ جپ۔ تپ ابھیاس۔ ست سنگ کرکے اُن کو بدھی صاف کرنے کی ضرورت ہے۔

بہت قسم کے ابھیاس ہیں

پرانا یام کرنا۔ ناک۔ کان۔ آنکھ بند کرکے سر کے اندر دس پرکار کا شبد سُننا۔ اور بھرکٹی میں دھیان کرنا اور نیتی دھوتی۔ نیولی کرم آدک کرنا اور کئی پرکار کے منتر ہیں۔ جو نشش الگ الگ طریقوں پر کرتے ہیں پرنتو کسی دوارا گھٹ چکر بھیدن نہیں ہوتا۔ جب گھٹ چکر بھیدن نہیں تو سارے برھمانڈ کا نرنیہ بھی نہیں ہوتا۔ سب طریقوں سے آسان دو طریقے ہیں ایک اودشدھی یوگ اور دوسرا اونکار کا ابھیاس کرکے جیون مُکت اور ودیہہ مُکتی کے ادھیکاری جلدی ہو سکتے

ہیں۔ یہ راستہ اُنہی پرشوں کو اچھا معلوم ہوتا ہے۔ جن کے کئی جنموں کے شبھ کرم انکر آئے ہو جائیں۔

شانتی کِس کو کہتے ہیں

کئی آدمی کہتے ہیں کہ جو کرودھ کرتے ہیں اُن کو شانتی نہیں ہے۔ اگر کرودھ روکنے کا نام ہی شانتی ہے تو شانتی کسی جگہ نظر نہیں آتی۔ برھما نے کرودھ کیا وشنو نے کرودھ کیا۔ شنکر نے کرودھ کیا۔ رام چندر جی۔ کرشن جی۔ بشسٹ جی۔ بشوامتر جی۔ دُرواسا۔ کپل منی۔ ارجن جی نے کرودھ کیا اور کبھی بہت جگہ کرودھ کا تپ کرن چلتا ہے۔ کرودھ روکنے کا نام شانتی نہیں ہے۔ سنسار کے سکھ اور پدارتھوں کو دیکھ کر جس کا چت اُچھال نہیں مارتا۔ وہ شانت آتما پُرش ہے۔ کرودھ مورکھوں کا گورو ہے۔ بغیر کرودھ کیے مورکھوں کو عقل نہیں آتی۔ جو اپنے مطلب کے واسطے کرودھ کرتا ہے۔ وہ کرودھ کھوٹا ہے۔ جو سنسار کے جیوں کے سکھ کے لئے کرودھ کرتا ہے۔ وہ کرودھ سب کا

کلیان کارک ہے۔

پتی برت دھرم کیسے ہو سکتا ہے

پتی برت دھرم پر ماتا پتا کا وچار کیسا ہونا چاہیئے یعنی دیش کال (وقت) پاتر دیکھنا چاہیئے۔ لڑکے اور لڑکی کے گن دیکھنے چاہئیں۔ گن دو پرکار کے ہیں:-

(۱) دیوی (۲) آسری۔ وچار۔ ست سنگ۔ ابھیاس ویراگ۔ دیا اور دھرم۔ ست سنتوش یہ دیوی گن ہیں

کام۔ کرودھ۔ لوبھ۔ موہ۔ اہنکار۔ ترشنا۔ ہنسا۔ دولش یہ آسری گن ہیں۔

اس لئے لڑکا اور لڑکی دونوں ایک سا گن کے ہونے چاہیئے۔ اور لڑکی کی رائے بھی ہونی چاہیئے۔ اگر ایک دیوی اور دوسرا آسری گن کا ہو تو ان کی آپس میں رائے نہیں ملے گی۔ اگر دونوں ایک ہی گن کے ہونگے تو ان کی رائے ایسی ملے گی کہ آپس میں ایک دوسرے کو دیکھکر خوش ہونگے۔ آپس میں لڑائی جھگڑے کا بیج پیدا نہ ہوگا۔ جب لڑائی اور جھگڑا آپس میں سدا ہوگا تو دھرم نشٹ

ہو جائیگا - پتی کی آگیا کا جو پالن کرنا ہے یہ ہی پتی برت دھرم ہے - اگر پتی کہہ دے کہ دوسرے پرش کی سیوا کر اگر استری پتی کے کہنے سے دوسرے پرش کی سیوا کرتی ہے وہ اُس کا پتی برت دھرم ہے - اس سے پتی برت دھرم کھنڈ نہ ہوگا - جس وقت پتی کے واکیہ کا اولنگھن کرے گی اُس وقت پتی برت دھرم کھنڈت ہو جائیگا - کیونکہ سوامی کی آگیا کا پالن کرنا ہی پتی برت دھرم ہے -

بدھوا دواہ

اگر کوئی لڑکی ۱۵-۲۰ و ۲۵ یا تیس سال کی عمر میں ودواہ (بیوہ) ہوجاوے تو بچار - سنت سنگ ابھیاس ویراگ چار پرکار کے سادھن سے اپنے من کو روکے من رُک جائے تو شانتی ہو جاویگی - آگے کو کوئی دنیاوی جھگڑا نہ پھیلیگا - اور آخر میں باشنا شانت ہو جاوے گی - اگر وِدوا لڑکی کا من ان کاموں کی طرف نہیں جاتا تو اس کو چاہئیے کہ بہت جلدی اپنی شادی کر لیوے - جن کی اتنی ۳۰ سال سے ... ان کو چاہئیے کہ اُس

کی شادی کرا دیویں۔ کسی کے روکنے سے دھرم کا پالن نہیں ہوتا۔ اگر پتی برت دھرم کا پالن اُس سے نہیں ہوتا۔ تو کسی کے روکنے سے اُسکو پتی برت دھرم کا پھل نہیں ملیگا۔ کیونکہ شردھا سے دھرم کا پالن ہوتا ہے جس دھرم میں شردھا نہیں ہے۔ اُس کا نشٹ کئی پھل ہوتا ہے۔ ۱۵ سال کی عمر میں اگر پتی مر گیا تو ہمیشہ لڑکی کی خواہش (باسنا) اُس میں بنی رہتی ہے اور جب کسی پُرش کو دیکھتی ہے تبھی اُس کا من چلائے مان ہو جاتا ہے۔ ۲۰ و ۲۵ اور ۳۰ و ۳۵ سال کی عمر میں پُرش کی باسنا میں ہی اُس نے شریر چھوڑ دیا اور شریر تیاگنے کے سمے جو سوپن اوستھا آتی ہے۔ تو اُس اوستھا میں اگر پُرش کی بانشنا بلوان رہی تو اُس بانشنا سے اُس کو بیسوا کا جنم ہوگا۔ بیسوا کے جنم میں اُس کو عام پُرش ملیں گے تو اُس کی باسنا نِورت ہو جائیگی پچھلے جنم کی بانشنا سے بیسوا ہوتی ہے۔ دونوں باتیں لکھ دی ہیں۔ جو جس کا جی چاہے کرے۔

گربھ میں ماں کے خیال سے بچے کا بگڑنا اور سنورنا

سنتان کی اُتپتی کے واسطے پہلے استری اور پُرش کا ...

ہونا چاہیئے۔ شُدھ آہار سے شُدھ ویرج پیدا ہوگا۔ اُس شُدھ
ویرج سے جو بچہ ماتا کے گربھ میں آیا۔ آگے ماتا کا اختیار ہے
جیسا بچہ کو پیدا کرنا چاہے ویسا ہی بچہ پیدا کر سکتی ہے
اگر ماتا کا خیال بچار۔ ست سنگ۔ ابھیاس۔ ویراگ اور
پُن دان آدک میں اُس کی رُچی بلوان ہے تو بچہ ایشور
بھگت اور دانی ہوگا۔ اگر ماتا کا خیال راگ ودیا یعنے
گانے بجانے میں ہمیشہ ہی رہتا ہے۔ تو بچہ رجوگنی
چنچل چت والا ہوگا۔ اگر ماتا کی طبیعت بھوکی رہتی ہے
اور کپڑے بستر کی خواہش ہمیشہ ہی بنی رہتی ہے۔ تو
بچہ کنجوس بھوکی نیت کا پیدا ہوگا۔ اگر ماتا کی طبیعت
چوری اور ٹھگی میں چلتی رہتی ہے۔ تو بچہ چور اور ٹھگ
ودیا کا جاننے والا ہوگا۔ اگر ماتا کی طبیعت ہمیشہ ہی
وشئے وکار کی طرف چلتی رہتی ہے تو بچہ وشئے آسکت
ہوگا۔ اگر ماتا کی طبیعت ہمیشہ لڑائی جھگڑا کرکے
کرو کرو (یعنی طبیعت میں جلتی ہے) تو بچہ کرودھی ہوگا
اگر ماتا اپنی مورکھتا سے کہنا نہیں مانتی اپنا ہٹھ کرتی
ہے تو بچہ ضدی اور ہٹھی ہوگا۔ یعنے آگیا کاری نہ ہوگا
جو خیال ماتا کے اندر ہوتا ہے وہ خیال ماتا کے روم
روم میں بھرتا ہے۔ وہی ماتا کا خیال بچہ کے رُوم روم

ہیں اور ہڈی اور دماغ ہیں گربھ کے اندر ہی کبھر جاتا ہے۔

جیسے راستہ چلتے چلتے اچانک سانپ نظر آوے تو وہ سانپ کا خیال جس وقت دل کے اوپر اثر کرتا ہے۔ سر اور پیر یعنے روم روم سے پسینہ باہر نکلتا ہے ایسے ہی ہر ایک دل کا خیال سارے بدن میں اپنا اثر پیدا کرتا ہے۔ نیچ جاتی اور نیچ بدھی مورکھوں سے جو سنتان پیدا ہوتی ہے۔ مورکھ سنتان دھرم کو نشٹ کرنے والی ہوتی ہے۔ جس وقت بچہ ماتا کے گربھ میں آتا ہے۔ تو ماتا اُس وقت جس پرش یا استری کے چہرے کو دیکھی گی تو بچے کا چہرہ اُسی قسم کا ہوگا۔ اگر ماتا بلّا یا کُتا ان کو دیکھے تو بچہ کی آنکھ کا چری ہونگی اس واسطے جب بچہ ماتا کے گربھ میں آوے تو اُس کے بعد اپنے پتی کا چہرہ دیکھے۔ تو بچہ پتا کی شکل پر ہوگا یعنے اُس دن ماتا کھوٹے روپ والی چیز نہ دیکھے جب دو تین مہینہ کا بچہ گربھ میں ہو جائے تو اُس کے بعد ہر روز صبح اُٹھ کر ماتا باریک اَلونھم ایک مرتی اور ایک چاول کا دانہ پانچ مہینہ تک ہر روز صبح جل کے ساتھ کھا جاوے کیونکہ ... ... چہرہ

ہوتا ہے۔ اور ہما سکو سے بچہ کی آنکھ کبھی نہ دکھنے
آئے گی۔

پرلے کیوں ہوتی ہے

جب سب دھرم کرم یعنے وچار۔ ست سنگ۔ ابھیاس
ویراگ۔ دیا۔ دھرم۔ شانتا اور سنتوکھ یہ سب نشٹ ہو
جاتے ہیں تو کچھ کی ودیا رہ جاتی ہے۔ اس ودیا سے
دکھ دور نہیں ہوتا۔ جیسے پنجرے میں گنگا رام یعنے
طوطا پڑھتا ہے۔ جوں جوں پڑھتا ہے۔ توں توں
پنجرے میں پھنستا ہے۔ جوں جوں پڑھو۔ توں توں
کچھ کی ودیا سے دکھ بڑھتے ہیں۔ چت شانت نہیں
ہوتا۔ ودیا کا ست نشٹ ہو جاتا ہے۔ سب ملش پشو
سمان ہو جاتے ہیں۔ یعنے ملین بدھی ہونے سے سب
پشو سمان ہو جاتے ہیں۔ جیسے بندر۔ کام کرودھ لوبھ
موہ۔ اہنکار۔ ترشنا یہ دھرم سب کے اندر پردھان ہو
جاتے ہیں۔ شبھ کرم سب نشٹ ہو جاتے ہیں۔
جب شبھ کرم نشٹ ہو گئے تو سنسار میں سکھ نشٹ

ہو جاتے ہیں۔ کھوٹے کرموں کا پھل دُکھ بڑھ جاتا ہے
جب سب لوگوں میں دُکھ بڑھ جاتا ہے۔ تو سب جیو
دُکھ سے اوداس ہو جاتے ہیں۔ اور یہ خیال اُن کے
اندر پیدا ہو جاتا ہے کہ ہے پرماتما اس دُکھ سے بچ کر کہاں
جاویں۔ سب جیووں کی رائے ایک ہو جاتی ہے پرماتما
انتریامی ہیں۔ اور جانتے ہیں کہ سب کی رائے اس جگہ رہنے
سے دُکھ سے اوداس ہے۔ سب کی رائے ایک ہے!
اُس وقت اُس لوک یعنے اُس جگہ پرلے ہو جاتی ہے
ایسے ہی آخیر میں سب سنسار کی مہاپرلے ہو جاتی ہے

مہاپرلے کیوں ہوتی ہے

مہاپرلے تب ہوتی ہے۔ جب منشوں کے دل سے
اِیشور کی بھگتی اور بھاؤ اُٹھ جاتا ہے۔ یعنے ایشور کا
خیال ہی دِل سے اُڑ جاتا ہے کہ ایشور نہیں ہے
یعنے ایک آدمی بھی ایشور کو یاد کرنے والا نہیں رہتا
تمام سنسار میں ناستک مت ہو جاتا ہے۔ تب
ایشور کا اوتار ہونا بند ہو جاتا ہے۔ جب سب سنسار
میں ایشور کی بھگتی اور بھاؤ کا خیال نہیں رہتا تو اُس

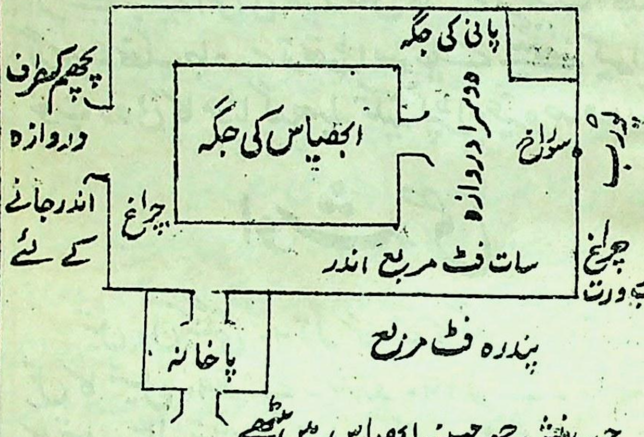
وقت ششناگ بھی ایسے آسچرج کو دیکھ کر کے وشنو بھگوان کی استتی کرنے سے رک جاتا ہے۔ اُس وقت وشنو بھگوان کا خیال باہر کی طرف سے اِنتر دھیان ہو جاتا ہے۔ یعنے وشنو کا خیال شانت سروپ برھم کے ساتھ مِل جاتا ہے۔ اُس وقت سب سنسار کی مہاپرلے ہو جاتی ہے ٭

جو پُرش سنسار میں رہ کر ایشور کے ناموں کو جپتے ہیں۔ اور پرماتما کی بھگتی کرتے ہیں۔ اور ایشور کا کیرتن یعنے پریم سے ایشور بھگوان کے گُن انواد گاتے ہیں۔ ایشور کے واسطے دان پُن کرتے ہیں۔ اور دیوتا کے پرسنتا کے لئے یگیہ کرتے ہیں اور جو پُرش ایشور کی بھگتی کا پرچار کرتے ہیں اور جو پُرش ایسا کام کرتے ہیں کہ جس کام کے کرنے سے پرماتما کی بھگتی سنسار میں بنی رہے۔ یہ سب پُرش سارے برھمانڈ کی رکھشا کرتے ہیں۔ کیونکہ شُبھ کرموں کے آسرے ہی سارا برھمانڈ یعنے سنسار کھڑا ہے۔ جس وقت شبھ کرم کا بیج نہیں رہے گا۔ اُس وقت سب سنسار ملیامیٹ ہو جائیگا ٭

اکال مرتیو کیسے ہوتی ہے

دیوتا ۔ اوتار ۔ رشی ۔ مہاتما اور مہاراجہ اور بادشاہ ان کا ترسکار کرنے سے جلدی آیو کٹ جاتی ہے ۔ کیونکہ انکا سنکلپ بلوان ہوتا ہے ۔ شدھ سنکلپ اور پنیہ آتما سنکلپ بلوان ہوتا ہے ۔ ہمارے میلے سنکلپ کی رچی ہوئی آیو جو ہے ۔ وہ شدھ سنکلپ سے کٹ جاتی ہے ۔ جیسے مسمریزم کرنے والا دوسرے کے سنکلپ کو نشٹ کر دیتا ہے ۔ دوسرا اور جیسا ہو جاتا ہے ۔ جیسے شدھ لوہے سے میلا لوہا کٹ جاتا ہے ۔ ایسے ہی شدھ سنکلپ سے میلے سنکلپ کی رچی ہوئی آیو کٹ جاتی ہے ۔ اور بہت جیووں کی ہاہاکار ہونے سے بھی آیو کٹ جاتی ہے کیونکہ سب جیووں کے ہردے میں آتم سنہ رہتی ہے ۔ ایسے کارنوں سے اکال مرتیو ہوتی ہے ۔ یوگ کی اچھا والا پرش کسی سے ایرشا دویش نہ کرے کیونکہ وگھن آتا ہے ۔

اُبھیاس میں بیٹھنے کے مکان کا نقشہ



جب نشش چھ مہینہ ابھیاس میں بیٹھے
تو ہر ایک بات کا دل سے فکر دور کرے ۔
۱۲ بجے اٹھوا شام کو جس وقت ضرورت ہو اُس وقت دودھ
پیئے ۔ اتنا دودھ پیئے جو جلدی ہضم ہو جاوے ۔ دودھ پینے کے
ایک دو گھنٹہ بعد ابھیاس میں بیٹھے ۔ پانی کی کوئی ممانعت نہیں
جس وقت اُسکو پیاس لگے پی لے ۔ اور نہانے کی ضرورت پڑے تو
گرم پانی سے نہالے ۔ اور ہمیشہ ہی اندر کے کمرے میں رہے

خاص کبھی ضرورت کے وقت باہر کے کمرے میں آوے اور کوئی آدمی اندر نہ جاوے سوائے ایک دودھ والا آدمی ضرورت کے وقت آوے۔ اپنے مطلب کے لائق تھوڑی بات دودھ والے پرش سے کرے۔ اور ہمیشہ بیٹھا رہے اگر بیٹھے بیٹھے اس کی نیند نکل جائے تو بہت اچھا ہے اگر بہت تھک جاوے تو تھوڑا سو جائے بیٹھنے کیواسطے خوب روئی کا موٹا گدھیلہ تکیہ کپڑا وغیرہ صاف رکھے

اوشدھی

تیل مال کنگنی ۲۰ تولہ گائے کا گھی ۱۰ تولے۔ تل کا تیل ۱۰ تولے۔ شہد ۱۰ تولے۔ مالکنگنی کا تیل پتال یتر سے نکالے ایک مٹی کی کوری ہانڈی لیکر جس میں دس سیر پانی کا وزن آوے اس میں ایک دن پانی گرم کرے اور دوسرے دن دودھ گرم کرے پھر اس کے نیچے اوپر مٹی والا کپڑا چڑھاوے جب وہ دھوپ میں سوکھ جاوے اندر سے پھر دھو صاف کرے اوپر کی چاروں چیزیں اس ہانڈی کے اندر ڈال دیوے۔ ماش کا آٹا اتھوا گیہوں کا آٹے سے اس کے

منہ پر رکھ کر ڈھکنے سے ہانڈی کا منہ بند کرے مضبوط
کپڑا وغیرہ اوپر لگا دے۔ جس سے اُس کی بھاپ باہر
نہ نکلے۔ پھر اُس ہانڈی کو چولھے پر رکھ کر نیچے سے تھوڑی
تھوڑی اگنی ایک لاٹ سے جگا دے۔ لکڑی بیری
کی ہو یا جنگلی سوکھے گوبر ہوں۔ دونوں میں سے ایک
چیز کی اگنی ہو۔ ۲۱-۲۲ گھنٹے متواتر اگنی دیتے رہیں
اس کے بعد نیچے سے اگنی ٹھنڈی کر دیں۔ ہانڈی کی حفاظت
رکھے جب بالکل ہانڈی ٹھنڈی ہو جاوے۔ تب چولھے پر
سے اُس کا منہ کھولے اوشدھی رس تیار ہو گا۔ اُس کو
نکال کر کپڑے میں چھان کر ایک برتن میں بھر لے۔ برتن
ایسا ہو جو اُس کو نہ پیئے۔ اور برتن کی لاگ بھی دوائی
میں اثر نہ کرے۔ روگی کی چکتسا والا پُرش امیر ہو تو اپنی
کوٹھی میں بندوبست کرے۔ غریب ہو تو بستی سے باہر
کرے۔ جس جگہ کسی غیر شخص کی گڑبڑ کی آواز اندر نہ آوے
مکان کے دروازے ہمیشہ بند رکھے۔ جس سے کہ اندر ہوا
داخل نہ ہو۔ ہوا نقصان دہ ہے۔ جب اوشدھی کے سب
انوپان پورے ہو جاویں۔ یعنی چھ ماہ کے بعد تھوڑی تھوڑی
نرم غذا یعنی کھچڑی۔ دودھ چاول وغیرہ کا سیون کرے۔
زیادہ نہ کھاوے کیونکہ زیادہ کھانے سے دوا بگڑ جاتی ہے

پاٹھ کرنیکا مہاتم

جو استری اور پُرش یوگ وراٹ درشن کی ٹیکا
کا پاٹھ ہر روز کرے اور زبانی یاد رکھے سمپورن پاپوں
سے بچ جاتا ہے۔ اور سورگ سمبندھی پُنیہ اُس کے
بلوان ہونے لگتے ہیں۔ اور وہ پاٹھک موکش کے
ادھیکاری ہو جاتے ہیں۔
جگیاسو شدھ انتہ کرن والا ہو۔ کیونکہ یہ ہر ایک
شاستر کی رائے اور ویدانت کا سارانش ہے۔

سوامی راما نند برہمچاری

سوامی جی کی جنم بھومکا } سوامی جی مہاراج قصبہ ماڑہ
براہمنا ڈاک خانہ پھولجھڑی ریاست پونچھ علاقہ کشمیر میں بکرم سمت ۱۹۲۱
اساڑھ سدھ بدی اماوش چندر وار کے دن براہمن کُل میں پیدا ہوئے۔
آپکو بچپن سے ہی یوگ سیکھنے کا شوق رہا اور ۲۵ سال کی عمر میں آپکو پورن یوگی کہلانے
کا ادھیکار ہو گیا آپ بال برہمچاری ہیں۔ آپکو ریاست ٹہری ضلع جھنگ میں یوگ کی پراپتی ہوئی۔

منش ماتر

کو اِس پُستک کی ضرورت ہے۔
اِس کے پڑھنے سے دل کی سب
شنکائیں دُور ہو جاتی ہیں۔ اور ہر
ایک مذہب کا آدمی اِس سے اپنی
شنکا دُور کر سکتا ہے ÷

پستک ملنے کا پتہ

پنڈت راجارام شرما ویدّ
بازار موتی پاندہ شاہ عالمی دروازہ لاہور